بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۲ روپیہ مابعد للعہ

کریں جہان منتظر خوش باش کا مد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر ۱

گرچہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲؍ — قیمت برائے افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کرد از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز صبح و عشاء و جنتری

روز	ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ	جنوری ۱۹۰۷ء	ابتداء وقت صبح	طلوع آفتاب	ابتداء وقت عشاء
جمعرات	۲۴	۱۰	۵۹-۵	۳۱-۷	۵۷-۶
جمعہ	۲۵	۱۱	۵۹-۵	۳۱-۷	۵۷-۶
ہفتہ	۲۶	۱۲	۰-۶	۳۰-۷	۵۷-۶
اتوار	۲۷	۱۳	۰-۶	۳۰-۷	۵۸-۶
پیر	۲۸	۱۴	۰-۶	۳۰-۷	۵۸-۶
منگل	۲۹	۱۵	۱-۶	۲۹-۷	۵۸-۶
بدھ	یکم ذوالحجہ	۱۶	۱-۶	۲۹-۷	۵۹-۶
جمعرات	۲	۱۷	۲-۶	۲۸-۷	۵۹-۶
جمعہ	۳	۱۸	۲-۶	۲۸-۷	۷
ہفتہ	۴	۱۹	۲-۶	۲۷-۷	۷

نوٹ۔ بعض دوستوں کی فرمائش پر یہ اوقات تجربتہً لکھے گئے ہیں اور لاہور وقت کے مطابق ہیں اگر مفید ثابت ہوئے تو باقی اوقات بھی لکھے جائینگے مگر مختلف شہروں میں فرق پڑ جاتا ہے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر (۱ و ۲)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ڈوئی اور اُس کا ایک مُرید

اکتوبر میں میں نے ڈوئی کے حالات کے متعلق تحقیقات کے واسطے دو خط امریکہ کو لکھے تھے۔ ایک تو خود ڈوئی کے نام تھا۔ اور دوسرا اس کے حریف اور مُرتد مرید ڈالی وا کے نام لکھا تھا۔ ڈوئی کو میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم نے سنا ہے۔ کہ تم کو تمہارے شہر سے نکال دیا گیا ہے تم خود لکھو کہ یہ کیا بات ہے۔ اور ڈالی وا کو یہ لکھا تھا کہ سُنا گیا ہے کہ ڈوئی پاگل ہو گیا ہے۔ اور شہر صیحون اور اس کے گرجے سے بے تعلق کر دیا گیا ہے۔ اس کا اصل واقعہ کس طرح سے ہے۔ ان ہر دو خطوط کے جواب وہاں سے آئے ہیں۔ ڈوئی نے لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایک بڑی بغاوت کی گئی ہے اور میں آپ کو اپنا مفصل اشتہار چھپا ہوا ارسال کرتا ہوں۔ اس میں سب حال درج ہے۔ وہ اشتہار بھی خط کے ساتھ ہی پہونچ گیا ہے۔ اور اس میں ڈوئی لکھتا ہے کہ والی وا میرا ایک مرید تھا۔ پہلے آسٹریلیا کے ملک میں رہتا تھا۔ اور اس جگہ میں نے اس کو اپنے سلسلہ کا افسر بنایا ہوا تھا۔ اور ان دنوں میں میرا یقین تھا کہ وہ خدا کی طرف سے اس کام کیواسطے موزون اور مناسب آدمی ہے۔ پھر جب فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں مجھے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ دماغی اور جسمانی محنت سے ایک لمبا عرصہ آرام کرنے کے واسطے کسی دوسرے مکہ میں چلا جاؤن۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ والی وا میرا قائم مقام ہونے کیواسطے خاص کر خدا کی طرف سے طیار کیا گیا ہے ایسی یقین کے مطابق میں نے اس کو اپنا جانشین مقرر کیا اور خود اُس طرف چلا گیا اور باضابطہ اُس کو اپنی تمام جائیداد کا اختیار دیا کہ وہ جس طرح چاہے اس جائیداد کو استعمال کرے فروخت کرے یا نئی خرید کرے۔ غرض ہر طرح سے اُس پر پورا بھروسہ کیا گیا اور اس کو تمام اختیارات ظاہری و باطنی دئے گئے اور تمام جماعت کا اس کو سردار مقرر کیا گیا۔ میں نے اس کو یہ بھی لکھا کہ خدا نے تجھے اس کام پر مقرر کیا ہے۔ اور تمہارے اس تقرر میں میں صرف ایک واسطہ ہون اور خدا کا ہتھیار ہون ورنہ کرنے والا سب کچھ خدا ہی ہے۔ یہ ایک نہایت عظیم الشان عہدہ ہے جو کہ تمہارے سپرد کیا گیا ہے اور اگر تم اس کو عمدگی سے پورا کرو گے۔ تو پھر تم کو میں اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کرونگا۔ اور تم اس سلسلہ میں مسیح کے دوسرے رُسول مقرر کیے جاؤ گے۔ الغرض بڑا اعتبار اس شخص پر کیا گیا اور تمام مال متاع اور جائداد کا اس کو مالک بنا دیا گیا۔ لیکن اس نے نہایت دغا بازی اور محسن کشی سے کام لیا اور شہر میں داخل ہوتے ہی اس نے میرے برخلاف منصوبے گانٹھنے شروع کر دئے اور پہلے ایک دو ماہ تک مجھے کوئی خط نہیں لکھا اور معلوم نہیں کہ اندر ہی اندر کیا منصوبے میرے برخلاف بناتا رہا۔ اور دوسرے آدمیون کو میرے برخلاف کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے خط لکھا کہ چونکہ کام میں بہت مصروف رہتا ہون اور میرے نزدیک یہ نیکی ہے کہ کام بہت کیا جاوے اور کام کا ذکر تھوڑا کیا جاوے اس واسطے میں نے آپ کو خط نہیں لکھا اور میں نے دیکھا ہے کہ صیحون میں بہت سے اُمور قابل اصلاح ہیں اور میں نے اُن اصلاحون کو شروع کر دیا ہے۔ لیکن اخلاقی حالت میں اچھے نہیں ہیں اور جس شخص کو تم بُرا اور مخالف خیال کر کے نکالنا چاہتے ہو اور مجھے تاکید کرتے ہو کہ اُسے خارج کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں وہ آدمی اچھا ہے اور آپ کو صرف غلط فہمی ہوئی ہے وہ آدمی خراب نہیں ہے غرض اس قسم کی گستاخی کا خط اُس نے مجھے تحریر کیا۔ لیکن جب مجھے خبر لگی کہ وہ میرے برخلاف کارروائیان کرتا ہے اور میرا کوئی کہنا نہیں مانتا تو میں نے اس کو لکھا کہ بغیر میری تحریری اجازت کے تم آئندہ کوئی کام نہ کرو جسے میں موقوف کرنے کے واسطے کہتا ہون۔ موقوف کردو۔ جسے رکھنے کے واسطے کہتا ہون۔ رکھو۔ اِس کے جواب میں چند روز کے بعد مجھے ایک تار آیا۔ جو والی وا۔ اور چند دیگر مریدین کی طرف سے تھا اور اُس تار میں یہ لکھا تھا۔ کہ تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی ریاکاری۔ غلط بیانیان۔ مبالغہ آمیز کلام لوگون کے مال کے ناجائز استعمال۔ ظلم اور غصب پر سخت اعتراض کرتی ہے اس واسطے تمہیں تمہارے عُہدہ سے (نبوت اور افسری سلسلہ) سے معطل کیا جاتا ہے۔ مفصل خط ڈاک میں روانہ ہوتا ہے ان باتون کا قابل تشفی جواب دو۔ بہتر ہے کہ خاموش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرو۔ اگر مخالفت کرو گے۔ تو قانونی چارہ جوئی [illegible] جاوے گی۔ (باقی آئندہ)

چونکہ اس اخبار میں پوری گنجائش نہیں اس واسطے بقیہ اشتہار آئندہ اخبار میں درج کیا جاویگا۔ اور والی وا کا جو خط میرے نام آیا ہے۔ وہ بھی اسی اخبار میں درج کیا جاویگا۔ وہ اس سے بھی زیادہ عجیب اور قابل پڑھنے کے ہے۔ ڈوئی کے اس اشتہار میں دو باتین بہت ہی قابل غور ہیں۔ ایک۔ تو یہ کہ ڈوئی نے جب والی وا کو اپنا قائم مقام عارضی طور پر بنایا۔ تو کہا کہ میں یہ کام خدا کے حکم سے کرتا ہون خدا نے اس شخص کو اس کام کے واسطے برگزیدہ کیا ہے جب والی وا نے اور اس کے مریدون نے اس کی مخالفت کی تو اس کو نبوت سے بھی معطل کر دیا گویا یہ ایک کھیل ہے جس کو چاہا خدا کیطرف سے برگزیدہ کر دیا اور پھر جس کو چاہا معطل کر دیا۔

ولایت سے ایک تازہ تار خبر جو اسی ہفتہ میں آئی ہے اور ڈیلی ٹیلی گرام میں شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ڈوئی کے مرید جو ابھی تک اس کے ساتھ ہیں ایک جگہ اس کا وعظ سننے کیواسطے جمع ہوئے اور ان کی تعداد صرف دوسو کی تھی (کہان کئی ہزار آدمی کی تعداد اور کہان صرف دوسو) اس میں ڈوئی نے جو تقریر کی تو صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ دیوانہ ہے یہانتک کہ اپنا نام بھی بھول گیا ہے کہتا ہے کہ میں جیری ہون اور رات بھر مخالفون سے لڑائی کرتا رہا ہون اور جنگ میں میرا جرنیل مارا گیا ہے اور میرے ہاتھ زخمی ہو گئے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی اور اس کا ایک مرید | اکتوبر میں میں نے ڈوئی کے حالات کے متعلق تحقیقات کے واسطے دو خط امریکہ کو لکھے تھے۔ ایک تو خود ڈوئی کے نام تھا۔ اور دوسرا اس کے حلیف اور مرتد مرید والی وا کے نام لکھا تھا۔ ڈوئی کو میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم نے سنا ہے۔ کہ تم کو تمہارے شہر سے نکال دیا گیا ہے تم خود لکھو کہ یہ کیا بات ہے۔ اور والی وا کو یہ لکھا تھا کہ سنا گیا ہے کہ ڈوئی پاگل ہو گیا ہے۔ اور شہر صیہون اور اس کے گرجہ سے بے تعلق کر دیا ہے۔ اس کا اصل واقعہ کس طرح سے ہے۔ ان ہر دو خطوط کے جواب وہان سے آ گئے ہیں۔ ڈوئی نے لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایک بڑی بغاوت کی گئی ہے اور میں آپ کو اپنا مفصل اشتہار چھپا ہوا ارسال کرتا ہوں۔ اس میں سب حال درج ہے۔ وہ اشتہار بھی خط کے ساتھ ہی پہونچ گیا ہے۔ اور اس میں ڈوئی لکھتا ہے کہ والی وا میرا ایک مرید تھا۔ پہلے آسٹریلیا کے ملک میں رہتا تھا۔ اور اس جگہ میں نے اس کو اپنے سلسلہ کا افسر بنایا ہوا تھا۔ اور ان دنوں میں میرا یقین تھا کہ وہ خدا کی طرف سے اس کام کے واسطے موزون اور مناسب آدمی ہے۔ پھر جب فروری ۱۹۰۶ء میں مجھے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ دماغی اور جسمانی محنت سے ایک لمبا عرصہ آرام کرنے کے واسطے کسی دوسرے حصہ میں چلا جاؤں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ والی وا میرا قائم مقام ہونے کے واسطے خاص کر خدا کی طرف سے تیار کیا گیا ہے اسی یقین کے مطابق میں نے اس کو اپنا جانشین مقرر کیا اور خود اس طرف چلا گیا اور باضابطہ اس کو اپنی تمام جائداد کا اختیار دیا کہ وہ جس طرح چاہے اس جائداد کو استعمال کرے فروخت کرے یا نئی خرید کرے۔ غرض ہر طرح سے اس پر پورا بھروسہ کیا گیا۔ اور اس کو تمام اختیارات ظاہری و باطنی دئے گئے۔ اور تمام جماعت کا اس کو سردار مقرر کیا گیا۔ میں نے اس کو یہ بھی لکھا کہ خدا نے تجھے اس کام پر مقرر کیا ہے۔ اور تمہارے اس تقرر میں میں صرف ایک واسطہ ہوں اور خدا کا ہتھیار ہوں۔ ورنہ کرنے والا سب کچھ خدا ہی ہے۔ یہ ایک نہایت عظیم الشان عہدہ ہے جو کہ تمہارے سپرد کیا گیا ہے اور اگر تم اس کو عمدگی سے پورا کرو گے۔ تو پھر تم کو میں اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کر دونگا۔ اور تم اس سلسلہ میں مسیح کے دوسرے رسول مقرر کئے جاؤ گے۔ الغرض بڑا اعتبار اس شخص پر کیا گیا اور تمام مال متاع اور جائداد کا اس کو مالک بنا دیا گیا۔ لیکن اس نے نہایت دغا بازی اور محسن کشی سے کام لیا اور شہر میں داخل ہوتے ہی اس نے میرے برخلاف منصوبے گانٹھنے شروع کر دئے اور پہلے ایک دو ماہ تک مجھے کوئی خط نہیں لکھا اور معلوم نہیں کہ اندر ہی اندر کیا منصوبے میرے برخلاف بناتا رہا۔ اور دوسرے آدمیوں کو میرے برخلاف کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے خط لکھا کہ چونکہ کام میں بہت مصروف رہتا ہوں اور میرے نزدیک یہ نیکی ہے کہ کام بہت کیا جاوے اور کام کا ذکر تھوڑا کیا جاوے اس واسطے میں نے آپ کو خط نہیں لکھا اور میں نے دیکھا ہے کہ صیہون میں بہت سے امور قابل اصلاح ہیں اور میں نے اُن اصلاحوں کو شروع کر دیا ہے۔ لیکن اخلاقی حالت میں اچھے نہیں ہیں اور جس شخص کو تم برا اور مخالف خیال کر کے نکالنا چاہتے ہو اور مجھے تاکید کرتے ہو کہ اُسے خارج کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں وہ آدمی اچھا ہے اور آپ کو صرف غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ آدمی خراب نہیں ہے غرض اس قسم کی تشفی کا خط اس نے مجھے تحریر کیا۔ لیکن جب مجھے خبر لگی کہ وہ میرے برخلاف کارروائیاں کرتا ہے اور میرا کوئی کہنا نہیں مانتا تو میں نے اس کو لکھا کہ بغیر میری تحریری اجازت کے تم آئندہ کوئی کام نہ کرو۔ جسے میں موقوف کرنے کے واسطے کہتا ہوں، موقوف کر دو۔ جسے رکھنے کے واسطے کہتا ہوں۔ رکھو۔ اس کے جواب میں چند روز کے بعد مجھے ایک تار آیا۔ جو والی وا۔ اور چند دیگر مریدین کی طرف سے تھا اور اس تار میں یہ لکھا تھا۔ کہ تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی ریاکاری۔ غلط بیانیان۔ مبالغہ آمیز کلام لوگوں کے مال کے ناجایز استعمال۔ ظلم اور غصب پر سخت اعتراض کرتی ہے اس واسطے تمہیں تمہارے عہدے (نبوت اور افسری سلسلہ) سے معطل کیا جاتا ہے۔ مفصل خط ڈاک میں روانہ ہوتا ہے ان باتوں کا قابل تشفی جواب دو۔ بہتر ہے۔ کہ خاموش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرو۔ اگر مخالفت کرو گے۔ تو قانونی چارہ جوئی کی جاوے گی۔ (باقی آیندہ)

چونکہ اس اخبار میں پوری گنجائش نہیں اس واسطے بقیہ اشتہار آیندہ اخبار میں درج کیا جاویگا۔ اور والی وا کا جو خط میرے نام آیا ہے۔ وہ بھی اسی اخبار میں درج کیا جاویگا۔ وہ اس سے بھی زیادہ عجیب اور قابل پڑھنے کے ہے۔ ڈوئی کے اس اشتہار میں دو باتیں بہت ہی قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ ڈوئی نے جب والی وا کو اپنا قائم مقام عارضی طور پر بنایا۔ تو کہا کہ میں یہ کام خدا کے حکم سے کرتا ہوں خدا نے اس شخص کو اس کام کے واسطے برگزیدہ کیا ہے جب والی وا نے اور اس کے مریدوں نے اس کی مخالفت کی تو اس کو نبوت سے بھی معطل کر دیا گویا یہ ایک کھیل ہے جس کو چاہا خدا کی طرف سے برگزیدہ کر دیا اور پھر جس کو چاہا معطل کر دیا۔

ولایت سے ایک تازہ تار خبر جو اسی ہفتہ میں آئی ہے اور ڈیلی ٹیلی گرام میں شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ڈوئی کے مرید جو ابھی تک اس کے ساتھ ہیں ایک جگہ اس کا وعظ سننے کیواسطے جمع ہوئے اور ان کی تعداد صرف دو سو کی تھی (کہاں کئی ہزار آدمی کی تعداد اور کہاں صرف دو سو) اس میں ڈوئی نے جو تقریر کی تو صاف معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ ہے یہانتک کہ اپنا نام بھی بھول گیا ہو کہتا ہو کہ میں جیری ہوں اور رات بھر مخالفوں سے لڑائی کرتا رہا ہوں اور جنگ میں میرا جرنیل مارا گیا ہو اور میرے ہاتھ زخمی ہو گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

یاد مسیح

مورخہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سنایا

(۱) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرًا

ترجمہ ۔ عنقریب مین تیری عجیب عزت ظاہر کرون گا اور اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے ۔

شریف احمد کو خواب مین دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے ۔ اور دو آدمی پاس کھڑے ہین ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ **بادشاہ آیا** ۔ دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے فقط ۔

فرمایا ۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہین قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے ۔

فرمایا چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالم کشف مین اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ **اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہین** ۔ اور جب یہ پیدا ہوا تھا ۔ تو اُس وقت عالم کشف مین مین نے دیکھا کہ آسمان سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا اس پر لکھا تھا ۔ مُعَمَّرُ اللّٰہ ۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین منشی عزیز الرحمان صاحب بریلی سے تشریف لائے کشمیر سے آئے ہوئے احباب اپنے وطن کو واپس چلے گئے ۔ مدرسہ مین محمد اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی نائب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس نے اپنا چارج لیا ہے ۔ شاہ صاحب پہلے اپنے وطن مین ایک اسکول مین ملازم تھے ۔ اس جگہ والون نے اس واسطے نکال دیا ۔ کہ آپ احمدی ہین ۔ خدا نے ان کو بہتر جگہ عطا فرمائی ۔

تولد ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ویٹرنری اسسٹنٹ کمتیہ چاہتے ہین کہ ان کے دوستون کو اطلاع کی جاوے ۔ کہ ان کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ جس کا نام حضرت اقدس نے **عبد العزیز** رکھا ہے ۔

ٹائٹل کیا اخبار کا ٹائٹل ہمیشہ رنگین ہونا چاہیے ؟ خریدار اپنے مشورے سے مطلع فرماوین اور کون سے رنگ کو خریدار پسند فرماتے ہین ۔

اطلاع بعض دوست جو لنگر وغیرہ کا چندہ قبل ازین معرفت ایڈیٹر بدر بھیجا کرتے تھے ۔ اب ایسی رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیجا کرین وہ تقسیم کر دیا کرینگے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مسیح

مورخہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ع

خدا کی تازہ وحی

۳ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ع کی صبح کو حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سنایا

(۱) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرًا

ترجمہ ۔ عنقریب مین تیری عجیب عزت ظاہر کرون گا اور اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے ۔

شریف احمد کو خواب مین دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے ۔ اور دو آدمی پاس کھڑے ہین ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ **بادشاہ آیا** ۔ دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اِس نے قاضی بننا ہے فقط ۔

فرمایا ۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہین قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے ۔

فرمایا چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالم کشف مین اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ **اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہین** ۔ اور جب یہ پیدا ہوا تھا ۔ تو اُس وقت عالم کشف مین مین نے دیکھا کہ آسمان سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا اس پر لکھا تھا ۔ مُعَمَّرُ اللہ ۔

اخبار قادیان

اِس ہفتہ مین منشی عزیز الرحمان صاحب بریلی سے تشریف لائے کشمیر سے آئے ہوئے احباب اپنے وطن کو واپس چلے گئے ۔ مدرسہ مین محمد اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی نائب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس نے اپنا چارج لیا ہے ۔ شاہ صاحب پہلے اپنے وطن مین ایک اسکول مین ملازم تھے ۔ اس جگہ والون نے اس واسطے نکال دیا ۔ کہ آپ احمدی ہین ۔ خدا نے ان کو بہتر جگہ عطا فرمائی ۔

تولد ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ویٹرنری اسسٹنٹ مکتیسر چاہتے ہین کہ ان کے دوستون کو اطلاع کی جاوے ۔ کہ ان کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ جس کا نام حضرت اقدس نے **عبد العزیز** رکھا ہے ۔

ٹائٹل کیا اخبار کا ٹائٹل ہمیشہ رنگین ہونا چاہیئے ؟ خریدار اپنے مشورے مطلع فرماوین اور کون سے رنگ کو خریدار پسند فرماتے ہین ۔

اطلاع بعض دوست جو لنگر وغیرہ کا چندہ قبل ازین معرفت ایڈیٹر بدر بھیجا کرتے تھے ۔ اب ایسی رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیجا کرین وہ تقسیم کر دیا کرینگے ۔

ایک عظیم الشان نشان پورا ہوا

عدو اللہ ابتر ہوا

اللہ تعالےٰ کے حضور میں تشکر کے سجدات کا مقام ہے کہ اس نے ہمیں ضرورت کے وقت جبکہ دنیا اس کی برترہستی کے انکار پر آمادہ ہے۔ اپنے اقتداری نشانات کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجکر اپنی قدرت اور طاقت کا ثبوت دنیا کو دیا تاکہ لوگ گمراہ ہوکر تباہ ہونے سے بچ جاویں۔ خدا کے رسول حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ذریعہ ہزاروں نشانات دنیا کو دکہائے جاچکے ہیں اور آج جس نشان کا ہم ذکر اخبار میں درج کرتے ہیں۔ وہ ایک ہی اس امر کے واسطے کافی ہے کہ راستی کا طالب اپنا مقصد کو پالے۔ لودیانہ میں ایک شخص مولوی شیخ سعد اللہ کے نام سے مشہور تھا جب سے سلسلہ حقہ کی تبلیغ شروع ہوئی وہ ہمیشہ نہایت قبیح پیرایہ میں مخالفت کرتا رہا اور اس مخالفت کے پیرایہ میں دشنام دہی میں اور مغلظات کے استعمال میں سب سے بڑھا ہوا تھا۔ نہ صرف گالیوں کے اشتہارات ہی چھاپتا تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی موت کا طلبگار ہوکر بددعا کرنے والوں میں خود ہی شامل ہوچکا تھا۔ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۷ء کو اس نے حضرت اقدس کے برخلاف ایک بہت ناپاک تحریر شائع کی تھی جس پر خدا کی غیرت نے اس کے متعلق جوش کھاکر اپنے فرستادہ پر ایک وحی بدیں الفاظ نازل فرمائی۔ کہ

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر

چنانچہ یہ وحی انجام آتہم کے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ کے صفحہ ۱۲ پر بدیں الفاظ شائع ہوئی تھی۔

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مُردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسوقت ۵ ستمبر ۱۸۹۷ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر

اس الہام کی اشاعت کے وقت سعد اللہ کا ایک بیٹا تھا۔ جس کی عمر اس وقت تخمیناً تیس برس کی ہے اور اب تک اُس کی شادی نہیں ہوئی۔ جس سے اس کی حالت ظاہر ہے۔ اور اس کے سوائے سعد اللہ کا بعد اشاعت الہام جس کو تیرہواں سال جاتا ہے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا یہاں تک کہ ۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو وہ خود کہ وہ مباہلہ کی رو سے اُس شخص (مسیح موعودؑ) کے دیکھتے دیکھتے جس کی موت کے واسطے وہ دعائیں کرتا تھا۔ خود ہی قبر میں جاپڑا۔ اور پیشگوئی صداقت پر ہمیشہ کے واسطے مُہر لگ گیا۔ اس بدقسمت کی موت میں نہ صرف ایک نشان ہے۔ بلکہ کئی ایک نشان ہیں۔ اوّل اس کا اپنے مباہلہ کے جواب میں ہلاک ہونا۔ دوم۔ اس کا مطابق پیشگوئی ابتر مرنا۔ سوم جس شخص کی موت اور ذلت کا وہ خواہشمند تھا اس کی زندگی میں مرنا۔ چہارم جس کی مخالفت میں اتنا زور لگایا تھا۔ اس کی عزت اور عظمت کو دن بدن بڑھتے ہوئے دیکھنا اور آخر بڑی حسرت کے ساتھ جان دینا۔ خدا تعالےٰ کی عجب قدرت ہے۔ کہ اُس نے حضرت اقدس کو اس زمانہ میں بھی دیکھا تھا جب کہ آپ اکیلے دوکیلے لودیانہ کو جاتے تھے اور نومبر ۱۹۰۵ء میں آپ کے ساتھ لودیانہ میں ہزارہا آدمی کو بھی دیکھا جب کہ کثرت زائرین کے سبب شہر سے لیکر اسٹیشن لودیانہ تک کندھے سے کندھا چل رہا تھا۔ اسقدر قبولیت کا نشان بھی دیکھا لیکن کچھ فایدہ حاصل نہ کیا بلکہ اُس وقت بھی مخالفت میں اشتہار نکالا اور آخر خائب و خاسر ہوکر اس دنیا کو چھوڑ گیا۔

اس بات کا لکھنا بھی فایدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس جماعت میں بھی ایک وکیل صاحب نے سعد اللہ کی نسبت ابتر کا الہام مفصل طور پر شائع کرنے سے منع کیا تھا۔ تب حضرت اقدس نے کہا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا اُس کے شر سے مجھے بچائیگا اس وقت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے یہ حدیث پڑھی۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ (ترجمہ۔ بہت سے پریشان بالوں والے غبار آلود ایسے ہیں کہ اگر کسی امر پر خدا کی قسم کہا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کردیتا ہے) اسی رات کو حضرت اقدس پر یہی کلمہ وحی الٰہی میں نازل ہوا چنانچہ اخبار بدر جلد ۲ ع ۴۹ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء میں الہام چھاپا گیا تھا۔ اور اس پر ہنوز ایک ماہ نہیں گزرا کہ سعد اللہ مر گیا۔ زیادہ حالات آئندہ لکھے جاوینگے۔

اَلْخِطْبَۃ

ضرورت نکاح

بعض دوستوں کی تحریک پر اور بعض بزرگوں کے مشورے سے مناسب سمجھا گیا ہے کہ اخبار میں ایسے احباب کی خاطر کچھ جگہ رکھی جاوے جن کو اپنے یا اپنے متعلقین کی نسبت لڑکی یا لڑکے کی تلاش ہو اس سے بڑا فایدہ جو متصور ہوسکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وسیع اطلاع کے سبب مناسب حال رشتہ کے ملنے میں ایک سہولت حاصل ہوجاویگی۔ مشتہرین کا اختیار ہوگا کہ اپنا نام لکھیں یا ایڈیٹر کی معرفت کوشش کریں لیکن سوائے خاص صورتوں کے جہاں ایڈیٹر کسی کے پرائیویٹ حالات سے اچھی طرح آگاہ ہو وہ مشورہ نہ دے سکیگا۔ ہاں جہاں تک ممکن ہوسکے۔ نیک نیتی کے ساتھ طرفین کی امداد میں سعی کیجاوے گی۔ ذی استعداد دوستوں سے اشتہار کی اُجرت لیجاویگی جسکا فیصلہ خط وکتابت سے ہوسکتا ہے اور غربا کے واسطے یہ کام مفت ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ع۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں۔ چونکہ مجھے خود اُن کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرسکتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاتے گی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

ایک عظیم الشان نشان پورا ہوا

عدو اللہ ابتر مرا

اللہ تعالےٰ کے حضور میں شکر کے سجدات کا مقام ہے کہ اس نے عین ضرورت کے وقت جبکہ دنیا اس کی برتر ہستی کے انکار پر آمادہ ہے۔ اپنے اقتداری نشانات کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجکر اپنی قدرت اور طاقت کا ثبوت دنیا کو دیا تاکہ لوگ گمراہ ہوکر تباہ ہونے سے بچ جاوین۔ خدا کے رسول حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ذریعہ ہزارہا نشانات دنیا کو دکہائے جاچکے ہین اور آج جس نشان کا ہم ذکر اخبار مین درج کرتے ہین۔ وہ ایک ہی اس امر کے واسطے کافی ہے کہ راستی کا طالب اپنے مقصد کو پالے۔ لودیانہ مین ایک شخص مولوی شیخ سعد اللہ کے نام سے مشہور تھا جب سے سلسلہ حقہ کی تبلیغ شروع ہوئی وہ ہمیشہ نہایت قبیح پیرایہ مین مخالفت کرتا تہا اور اس مخالفت کے پیرایہ مین دشنام دہی مین اور مغلظات کے استعمال مین سب سے بڑہا ہوا تہا۔ نہ صرف گالیون کے اشتہارات ہی چھاپتا تہا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی موت کا طلبگار ہوکر مباہلہ کرنے والون مین خود ہی شامل ہوچکا تہا۔ ۔ ۔ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس نے حضرت اقدس کے برخلاف ایک بہت ناپاک تحریر شائع کی ہتی جس پر خدا کی غیرت نے اس کے متعلق جوش کہاکر اپنے فرستادہ پر ایک وحی بدین الفاظ نازل فرمائی۔ کہ

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

چنانچہ یہ وحی آلہی اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ کے صفحہ ۱۲ پر بدین الفاظ شائع ہوئی ہتی۔

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مُردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسوقت ۲۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

اس الہام کی اشاعت کے وقت سعد اللہ کا ایک بیٹا تھا۔ جس کی عمر اس وقت تخمیناً تیس برس کی ہے اور اب تک اُس کی شادی نہین ہوئی۔ جس سے اس کی حالت ظاہر ہے۔ اور اس کے سوائے سعد اللہ کا بعد اشاعت الہام جس کو تیرہوان سال جاتا ہے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا یہان تک کہ ۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو وہ خود کردہ مباہلہ کی رو سے اُس شخص (مسیح موعودؑ) کے دیکھتے دیکھتے جس کی موت کے واسطے وہ دعائین کرتا تھا۔ خود ہی قبر مین جا پڑا۔ اور پیشگوئی صداقت پر ہمیشہ کے واسطے مُہر لگ گیا۔ اس بدقسمت کی موت مین نہ صرف ایک نشان ہے۔ بلکہ کئی ایک نشان ہین۔ اوّل اس کا اپنے مباہلہ کے جواب مین ہلاک ہونا۔ دوم۔ اس کا مطابق پیشگوئی ابتر مرنا۔ سوم جس شخص کی موت اور ذلت کا وہ خواہشمند تھا اس کی زندگی مین مرنا۔ چہارم جس کی مخالفت مین اتنا زور لگایا تہا۔ اس کی عزت اور عظمت کو دن بدن بڑہتے ہوئے دیکہنا اور آخر بڑی حسرت کے ساتھ جان دینا۔ خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے۔ کہ اُس نے حضرت اقدس کو اس زمانہ مین بھی دیکھا تہا جب کہ آپ اکیلے وہ کیلے لودیانہ کو جاتے تھے اور نومبر ۱۹۰۵ء مین آپ کے ساتھ لودیانہ مین ہزار ہا آدمی کو بھی دیکھا جب کہ کثرت زائرین کے سبب شہر سے لیکر اسٹیشن لودیانہ تک کندہے سے کندہا چل رہا تھا۔ اسقدر قبولیت کا نشان بھی دیکھا لیکن کچھہ فایدہ حاصل نہ کیا بلکہ اُس وقت بھی مخالفت مین اشتہار نکالا اور آخر خائب و خاسر ہوکر اس دنیا کو چھوڑ گیا۔

اس بات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس جماعت مین بھی ایک وکیل صاحب نے سعد اللہ کی نسبت ابتر کا الہام مفصل طور پر شائع کرنے سے منع کیا تھا۔ تب حضرت اقدس نے کہا کہ مین یقین رکھتا ہون کہ خدا اُس کے شر سے مجھے بچائیگا اس وقت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے یہ حدیث پڑہی۔ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ۔ (ترجمہ۔ بہت سے پریشان بالوں والے غبار آلود ایسے ہین کہ اگر کسی امر پر خدا کی قسم کہا بیٹھین تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے) اسی رات کو حضرت اقدس پر یہی کلمہ وحی آلہی مین نازل ہوا چنانچہ اخبار بدر جلد ۲ عـ۴۹ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء مین الہام چہاپا گیا تہا۔ اور اس پر ہنوز ایک ماہ نہین گزرا کہ سعد اللہ مر گیا۔ زیادہ حالات آیندہ لکہے جاوینگے۔

اَلْخِطْبَة

ضرورت نکاح

بعض دوستون کی تحریک پر اور بعض بزرگون کے مشورے سے مناسب سمجہا گیا ہے کہ اخبار مین ایسے احباب کی خاطر کچہ جگہ رکہی جاوے جن کو اپنے یا اپنے متعلقین کی نسبت لڑکی یا لڑکے کی تلاش ہو اس سے بڑا فایدہ جو متصور ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وسیع اطلاع کے سبب مناسب حال رشتے کے ملنے مین ایک سہولت حاصل ہو جاویگی۔ مشتہرین کا اختیار ہوگا کہ اپنا نام لکھین یا ایڈیٹر کی معرفت کوشش کرین لیکن سوائے خاص صورتون کے جہان ایڈیٹر کسی کے پرائیویٹ حالات سے اچھی طرح آگاہ ہو وہ مشورہ نہ دے سکیگا۔ ہان جہان تک ممکن ہو سکے۔ نیک نیتی کے ساتھ طرفین کی امداد مین سعی کیجاوے گی۔ ذی استعداد دوستون سے اشتہار کی اُجرت لیجاویگی جبکہ فیصلہ خط وکتابت سے ہو سکتا ہے اور غربا کے واسطے یہ کالم مفت ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

عـ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سیّد معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین۔ چونکہ مجہے خود اُن کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی ان کی سفارش کر سکتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاتے گی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

بلادِ اسلامی

امیر صاحب - افغانستان سے ہندوستان مین داخل ہو گئے - آپ کے ساتھ آٹھ بڑے بڑے سردار ہین اور ان کے سوائے ۱۹ اصل افسر، سکرٹری اور ۲۵ ممبران اسٹاف ذاتی ہین - ۸۰ جوانون کا باڈی گارڈ ہے اور قریب پانصد خدمت گار ہین اور کچھ فوج ہے مل ملا کر کل گیارہ سو جوان ہین - ہند مین داخل ہوتے ہی آپ کو حضور شاہ قیصر کا تار خیر مقدم ملا - جس مین امیر صاحب کو ہز میجسٹی کے خطاب سے مخاطب کیا گیا ہے - امیر صاحب نے ظاہر فرمایا ہے کہ اول سرہند جائین گے اور اس جگہ کھانا وہان کے لنگر کا کھائین گے اور مزار پر پاپیادہ جائینگے - امیر صاحب کا پشاور مین تین روز قیام رہا - جمعہ کے دن جامع مسجد مین باجماعت نماز پڑھی - رات کو گورنمنٹ ہوس مین دعوت تناول فرمائی - ۷ جنوری کی صبح کو پشاور سے روانگی ہے - سپیشل ٹرین مین سیدھے سرہند اسٹیشن تک جائین گے -

مقدمہ سنی شیعہ - ساکنان فیض آباد شیعہ فرقہ کو شکست ہوئی -

قسطنطنیہ مین ایک سخت ہنگامہ واقع ہوا جہان دو سو ملاحون اور سپاہیون نے ایک مجمع کیا اور اپنی برخاستگی کی شکایت کی اور بقایا تنخواہ طلب کی بحری افسرون پر جو بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کر رہے تھے پتھرون کی بوچھاڑ کی گئی جس سے وہ مضروب ہو گئے - آخر کار سلطان المعظم کے .. ایک ایڈیکانگ نے وعدہ کیا کہ ان کے مطالبے منظور کئے جائینگے اس پر لوگ منتشر ہو گئے -

مسلمان طلبہ کا جلسہ - قزان کے کالج کے مسلمان طلبا نے کالج کے بڑے ہال مین ایک عظیم الشان جلسہ کر کے مسلمانون کی مادی ضرورتون پر بحث کی اور متعدد جلسے کرتے رہنے کی تجویز پاس کی تا کہ لڑکیون کی تعلیم کیواسطے کوشش کی جاوے اور عورتون کی تعلیم کو حرام قرار دینے والون کی اچھی طرح سے خبر لی جاسکے -

ایرانی پارلیمنٹ - ہمعصر چہرہ نما کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایرانی مجلس شہرائے قومی کا انعقاد ہفتہ مین دو بار ہونا قرار پایا ہے - مجلس ہر جلسہ مین ملک فارس کی اصلاح و بہبودی کی تدابیر پر غور کرے گی - رجب کو مجلس کا دوسرا اجلاس ہوا تھا -

روس مین قحط - اخبار الفت تحریر کرتا ہے کہ سمیرلک اور قزان کے صوبون مین قحط بشدت پڑ گیا ہے - بکثرت مسلمان اس آفت مین مارے پڑے - ماں باپ نے اولاد کو فاقہ کشی سے تنگ آکر چھوڑ دیا اس لئے گمان کیا جاتا ہے کہ اس قحط مین ہزارون جانین تلف ہو جائین گی -

چینی مسلمان - اخبار الفت راوی ہے کہ چین کے شہر غونجہ اور اس کے اطراف مین اسلامی دینی مدارس بڑی سرگرمی سے کھل رہے ہین - موسی بالیف برادرس کی ہمت قابل تحسین ہے کہ وہ اس کار خیر مین بہت بڑا حصہ لیتے ہین - چینی حکومت کے مسلمانون کو معاملات او شائے مین غفلت نہین کرنے دیتے - وہ لائق مدرسین استانہ علیہ اور دیگر اسلامی ممالک سے بلا کر اپنے بچون کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کر رہے ہین اور دوسرے چینی بچون کو بھی ان جدید وضع کے مدارس مین اپنے اولاد کے پہلو بہ پہلو تعلیم دینے سے دریغ نہین کرتے خود اہل چین بھی اپنی اولاد کو مسلمان مدرسین کے حوالہ کر کے انہین اسلامی تربیت دلانا چاہتے ہین

مشرق اقصےٰ مین مسجد :- شہر خاربین کے مسلمان تجار جو مسجد بنوا رہے تھے وہ مکمل ہو گئی ہے اور ۷ ماہ رمضان المبارک سے اس مین ہر وقت کی جماعتین ہوا کرتی ہین -

ریاست خیوہ علمی ترقی :- ۱۰ شوال کا اخبار الفت تحریر کرتا ہے کہ ریاست خیوہ نے دیگر ممالک سے لائق معلم بلوا کر جدید وضع پر اسلامی مدارس قائم کرنے کا سامان کیا ہے - مدرسے تمام ریاست مین قائم ہون گے اس کار خیر مین امیر جلیل اسفندیار تورہ ولیعہد ریاست کی سعی و کوشش بہت کچھ قابل قدر ہے خدا دوسرے مسلمان والیان ریاست کو بھی ایسی توفیق دے - آمین (پیسہ)

سائبیریا مین علمی اصلاح :- شہر طومسکی کے مسلمانون نے قسطنطنیہ سے اسماعیل آفندی سند یافتہ مدرسہ اعلےٰ کو اپنے یہان کے مدرسے کا پرنسپل بنانے کے لئے طلب کیا تھا جو وہان پہونچ گئے اور انہون نے ایک بہت عمدہ باقاعدہ اعلیٰ مدرسہ قائم کر لیا -

تعمیر مسجد خار کوف کے دو متمول مسلمانون عبد الغنی آفندی اور عبد اللہ آفندی نے ایک عظیم الشان مسجد شہر مذکور مین بنوائی ہے - منہ

مسلمان چین - بڑی خوشی کی بات ہے کہ مسلمانان چین اپنی حالت کو سدھارنے اور اپنے دیگر ممالک عالم کے برادران دین سے مراسم اتحاد قائم کرنے پر تیار نظر آتے ہین - چنانچہ حال مین اونہون نے اپنے اکابر قوم کا ایک ڈیپوٹیشن بدین غرض مصر و ٹرکی بھیجا ہے کہ وہان کی تعلیمی حالت کو بغور دیکھ کر مسلمانان چین مین تعلیم مناسب تدابیر نکالین اور چند لائق علماء کو چین آنے پر مائل کرین - ڈیپوٹیشن مصر پہونچ گیا ہے اور وہان کے ماہرین تعلیم پر اچھا اثر ڈالنے مین کامیاب ہوا ہے -

معاملات مراکو - مراکو مین ایک شخص رسولی نام سلطان سے باغی ہو گیا ہے - رسولی زیناف مین مورچہ بندیان کر رہا ہے - ایک فرنچ تاجر کی دوکان پر شب گذشتہ کو حملہ کیا گیا - یہ دوکان تانجیر سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤن مین واقع تھی - سہ پہر کو عباس کی تمام سپاہ زیناف روانہ ہو گئی -

امیر کابل کو ہندوؤن کا ایڈریس - لاہور مین ایک صاحب نے تحریک پیش کی ہے کہ حضور امیر کابل کی رونق افروز ہونے پر یہان کے ہندو باشندگان کی طرف سے بھی ایک ایڈریس خیر مقدم پیش کیا جائے یہ خوشامد کے طور پر نہین ہے بلکہ بطور اظہار دلی شکر گزاری کے ہے اس لئے کہ افغانستان اور کابل مین ہندوؤن کی بے شمار بستی ہے اور باوجود اسلامی حکومت کے وہان ہندو آبادی کے ساتھ کسی قسم کی سختی نہین کی جاتی ہے - قانون ہندو اور مسلمان دونون کے لئے یکسان برتا جاتا ہے - اتنا ہی نہین بلکہ امیر صاحب کی ملازمت مین مسلمانون کی طرح ہندو بھی ہین - جن پر بھروسہ کیا جاتا ہے - محاصل اور مالیہ کا تمام انتظام ہندوؤن کے سپرد ہے - اس سے پہلے مسلمانون کو ایک رعایت حاصل تھی کہ اگر گذارہ کے لئے کوئی کاروبار کرنا چاہتا - تو سرکاری خزانہ سے عارضی طور پر سرمایہ حاصل کرتا تھا اور وہ

انتخاب الاخبار

ہندوستان۔ طاعون سے گذشتہ ہفتہ مین ۱۰۱۹ موتین ہوئین۔

آتشزدگی۔ سے بمبئی کے ڈوگری بازار مین ۳ لاکھ کا نقصان ہوا

ایک نیا جزیرہ۔ جس کا قطر ۳۰۰ گز ہے ساحل برما کے سمندر مین ظاہر ہوا۔

سری نگر۔ مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

گجرات۔ مین قصابون اور سبزی فروشون نے ہڑتال کر کے اپنی نادانی کا ثبوت دیا۔

امتحان۔ آئی اے۔ سی پنجاب مین صرف دو آدمی پاس ہوئے۔ شیخ خورشید محمد ایم۔ اے اور لال سنگھ بی اے۔

علیگڈھ کالج مین جو وظائف پنجاب یونیورسٹی سے مل سکتے تھے۔ وہ بند ہو گئے۔ کیونکہ علاقہ غیر ہے۔

قمار بازی۔ کا زور دہلی مین بڑھتا جاتا ہے

مسٹر داوابھائی۔ ۱۲ جنوری کو کلکتہ سے بمبئی کو روانہ ہو کر ۱۲ جنوری کو انگلستان چلے جائینگے۔

الہ آباد۔ ہائی کورٹ نے مسٹر جیمز لیوردین کو جو ایک ہوٹل سے بغیر بل ادا کئے بھاگ گیا تھا اور ایک تاجر سے غلط نام بتا کر قرضہ لیا تھا ۲ سال قید سخت اور ۳ سال نگرانی پولیس کی سزا ہوئی

طاعون سے ۲ جنوری کو شہر لاہور مین ۶ موتین ہوئین۔

کابل۔ مین جتنی مساجد ہین وہ تمام مکاتب مین شمار ہون گی۔ اور ہر جگہ پڑھنے لکھنے کا یہ طریق جدید ڈھنگ سے سکھایا جاویگا۔

امیر کابل کا چار سالہ لڑکا جلال آباد مین فوت ہوا۔

امیر صاحب کا بابل تشریف آوری

ملک معظم نے حسنہ تا۔ امیر صاحب بھیجا ہے۔ آپ کا تشریف آوری میری مسرت کی موجب ہوئی ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یور مجسٹی اور میری گورنمنٹ کے درمیان دوستانہ تعلقات ہین۔ مین صدق دل سے امید کرتا ہون۔ کہ آپ کو دوران سیاحت ہند مین سلطنت کے کاروبار کے بوجہ سے آرام ملیگا۔

اب تو ولایتی کپڑا بھی گران ہو گیا اور سودیشی کی گرانی بھی کپڑا پہننے نہین دیتی۔ بے شک سودیشی تحریک سے فی الحال اتنا فایدہ تو ضرور ہے۔ کہ غریبون کی کمائی حریص سودیشیون کے گھر مین جمع ہو جاوے گی۔ غریب چاہین مرین یا زندہ رہین۔ سودیشی تحریک کے ممبرون کو ملک مین روپیہ جمع کرنے اور اپنے ہموطنون (سودیشیون) کو مارنے سے کام ہے (پیسہ)

جاپانی چور۔ مدبر مذکور کا بیان ہے کہ جاپانی اپنے طرز معاشرت مین روز بروز زیادہ فضول خرچ اور مسرف ہوئے جاتے ہین۔ ان کے ہان دستکاری و حرفت سے متعلق مزدوری کی شرح پہلے کی نسبت اب بہت بڑھ گئی ہے۔ حتے کہ بعض کارخانہ رعایت مین سابقہ شرح سے دگنی تک نوبت پہونچ گئی ہے جو ملک و قوم کے صنعتی سود و بہبود کے حق مین نہایت خطرناک ہے اگر یہ امر واقعی ہے۔ کہ جاپانی لوگ جن کی سادگی اور کفایت شعاری وغیرہ اوصاف حسنہ کی تا عال بڑی بڑی تعریفی روایات دنیا کو اپنا مداح و ثنا خوان بنا رہی ہین۔ اب اس طریق زندگی کو خیر باد کہہ کر مہذب یوروپ کی تقلید مین خراج اور نمود و نمایش کے شایق و شیدا ہوتے جاتے ہین۔ تو ضرور ہے کہ ان کی موجودہ فراغبالی۔ خوش نصیبی۔ ملل عالم مین خاص امتیاز داعزاز اور وقار و اعتبار کا پلٹہ ہر چہ زود برآید دیر نپاید کے مصداق کچھ عرصہ مین پلٹ جاوے اور جاپانیون کو کسی منحوس انقلاب کا منہہ دیکھنا پڑے۔ (وکیل)

از تقاضا سر کہ انگبین صفرا فزود۔

روغن بادام خشکی مے فزود

طاعون کی طلبی سے مراد کسی گاؤن مین دوائی موش کش ڈالنا ہے۔ قبل ازین ہم دو تین دفعہ سوجان پور ضلع گورداسپور کے متعلق ظاہر کر چکے ہین۔ کہ وہان دوائی موش کش ڈالنے کے بعد ہی چند روز مین طاعون شروع ہو گیا۔ اور فوتیون کی تعداد پونے دو سو تک پہنچی۔ پچھلے دنون تحصیل دسوہہ مین دوائی موش کش ڈالی گئی اور چوہے مر گئے۔ لیکن چوہون کے مرنے کے بعد طاعون حاضر ہو گیا۔ (عام)

پیسہ اخبار مین تحریک کی گئی تھی کہ سردار ایوب خان اور شاہ کابل کا میل ملاپ کرا دیا جاوے۔ جس سے بہت سے سیاسی و اخلاقی فوائد پہنچینگے۔ مگر سردار صاحب موصوف عازم ملک جاپان ہین۔ عجب نہین کہ امیر ممدوح کی سپیشل ٹرین گذرنے سے قبل ہی ملک چھوڑ دین۔

مداین صالح تک جو مدینہ سے سات منزل ہے۔ ریل کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے (واذا العشار عطلت)

دو لائق عالمون نے مستعدی سے کام شروع کیا اور کمال جانفشانی سے ترکی و گرجی زبانون مین سارے قرآن شریف کا ترجمہ کر لیا (واذا الصحف نشرت)

سورج گرہن آئندہ سوموار یعنے ۱۴ جنوری کو سورج گرہن ہونے والا ہے اور جون کے جوتشی پنڈت لکشمن شاستری فرماتے ہین کہ بروئے ریلوے ٹائم کے یہ گرہن ۹ بجے ۲۴ منٹ پر شروع ہو گا۔ گیارہ بجکر ۹ منٹ کو اس کا پورا زور ہو گا۔ اور موکش کا وقت ۱۲ بجے ۵ منٹ بتلایا جاتا ہے۔ گرہن کے وقت نماز جہری قرأت سے باجماعت صدقہ۔ خیرات۔ دعا۔ استغفار سنت ہے۔ اس مصروفیت مین کھانا بھی نہین کھایا جاتا (اکمل)

ٹرینی ڈاڈ ۔ کی نو آبادی سے پچھلے ہفتے بدھوار کے روز سات سو ہندوستانی مزدور اپنی خدمت کا معاہدہ پورا کر کے بذریعہ جہاز کلکتہ مین واپس آئے۔

خلیج بنگالہ مین کوہ آتش فشان کے پھٹنے سے ایک نئے جزیرہ کا سمندر مین ابھرنا بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی ایک نیرنگ قدرت ہے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۰۱۹ فوتیان پنجاب مین ۳۳ ۲۷ صوبجات متحدہ مین ۲۱۵۴ (عام ۷ جنوری)

ایک فرنگی ڈیرہ دون مین فرد کش تھا۔ ہوٹل کا کرایہ ہضم کیا۔ ایک دیسی سوداگر کا اسباب ہضم کیا۔ چپکے سے تالا لگا کر بھاگا۔ پولیس نے تالا تڑوا کر دیکھا۔ تو فرنیچر بھی غائب۔ بکسر کے سٹیشن سے دہلی جاتا ہوا پکڑا گیا۔ سات سال کا سزایاب ہوا۔

یوروپ ۔ لندن مین ایک چینی سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے۔ کہ چینی زبان اور علم ادب کو ترقی دی جاوے۔

پادریون کے ساتھ فرانس کے ملک مین بہت بری ہو رہی ہے۔ قبل ازین مذہبی معاملات سلطنت جمہوری کا ایک جزو مانے جاتے تھے پادریون کو تنخواہ اور رہنے کے مکانات سلطنت کی طرف سے ملتے تھے۔ مگر اب پادریون کی ایسی شامت آئی ہے۔ کہ سلطنت نے نہ صرف وظائف اور تنخواہین بند کی ہین۔ اور جاگیرین واپس لے لی ہین بلکہ مکانات بھی چھین لئے ہین۔ وہان کے بشپ اعظم کو حکماً کوٹھی خالی کرنی پڑی ہے اور پھر اسی پر اکتفا نہین۔ بلکہ گرجون مین سے سرکار نے اپنی میزین کرسیان اور چٹائیان بھی نکال لی ہین۔ تمام دنیا مین عیسائیت کے دن کچھ برے ہی آتے جاتے ہین۔ پوپ سلطنت فرانس سے پر سخت ناراض ہے اور اس کے حق مین بددعائین کرتا ہے۔ مگر سنتا کون ہے۔ اس موقعہ پر تو سلطنت ہی کامیاب نظر آتی ہے۔

اٹلی ۔ کی سلطنت اپنے آپ کو انگلستان اور فرانس کا درست بتلاتی ہے۔

بدر صادق

۲۴ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

دُنیا کے کسی حصے پر خال خال اگر کوئی ایسا تاریک دل بھی پایا جاتا ہے۔ جو دہریہ کہلاتا یا کہلواتا ہے۔ تو وہ بھی اپنی حیرانی و سرگردانی کے تلاطم مین گھبرا کر اتنا کہنے کو تو مجبور ہو ہی جاتا ہے۔ کہ کوئی فرسٹ کاز (علت اول) اس دنیا اور اُس کے آغاز کے واسطے ضرور ہے۔ فلسفی نظارۂ قدرت کا تماشا دیکھنے جب بیٹھتا ہے۔ تو اس کو ایک ایسے انتظام مین منظوم اور ایسے قواعد مین منسلک پاتا ہے۔ کہ بے اختیار بول اُٹھتا ہے کہ اس انتظام کا ناظم بھی کوئی [illegible] ہے۔ بت پرست پتھر کی مورتیان اپنے ہاتھون سے بناتا اور ان کے آگے نذرانے رکھتا اور ان کے پاؤں پر ماتھا ٹیکتا ہے۔ لیکن وہ جانتا ہے۔ کہ یہ پتھر ہین۔ اور عذر کرتا ہے۔ کہ مین تو اسی ایک ایشور کا عاشق ہون پر کیا کرون وہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے ایک بُت بنا لیا ہے کہ اس پہ اپنا دہیان لگاؤن۔ پھر زادے نے بہمن تشقہ وار سے ایک قدم آگے بڑہایا اور مورتی پوجا والے کو ملامت کرتے ہوئے کہا۔ کہ عشق الٰہی ضروری ہے اور حقیقی تک پہنچنے کے واسطے جو تم نے مجازی رنگ اختیار کیا ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر نادان مجازی رنگ مین مشق کے واسطے بے جان چیز کو کیون لیتا ہے کسی جاندار زن و بچہ سے اُلفت لگا کر اس ریاضت نفس کا حظ اُٹھا۔ غرض دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک پھر جاؤ اور تاریخ کے ابتدار سے آج تک کی کتابین پڑھ جاؤ۔ ہر ایک وجود اپنے خالق حقیقی کے وجود کا اقراری کسی نہ کسی رنگ مین ضرور پایا جاتا ہے۔ اور دل مین کسی مالک اور محبوب کی طرف کھچے ہوئے چلے جاتے ہین۔ یہ سب کے سب اس کی ہستی پر دلالت کرتے ہین مگر فلسفی ہو یا سائنس دان۔ بہمن ہو یا گبر۔ ستارون کا عابد ہو یا سورج کا پرستار۔ یسوع کو خداوند کہنے والا ہو یا اس کی ماں کے بُت کے آگے سجدہ کرنے والا ہو۔ یہ سب کے سب باوجود خدا پر ایمان رکھنے کے مدعی ہونے کے دراصل حقیقی خدا کی ہستی سے بے خبر اور شک و شبہ کے گرداب مین پھنسے ہوئے مین جہان کہ ہر دم غرق ہو جانے کا خوف ہے۔ ان کی مثال اس مسافر کی مانند ہے۔ جس نے سردی کے موسم مین جب اس کو آگ کے تاپنے کی سخت ضرورت ہے۔ دُور سے ایک دُہوان دیکھا جس پر وہ کبھی خیال کرتا ہے۔ کہ اس دہوین کے نیچے آگ ہوگی اور کبھی گمان کرتا ہے۔ کہ شاید آنکھون کو دہوکہ لگا ہے۔ کچھ گرد و غبار ہوگا اور کبھی سوچتا ہے کہ شائد بادل ہی ہو اور کوئی آگ نہ ہو۔ کبھی اس دھوین کی طرف دو قدم بڑہاتا ہے اور کبھی مذبذب ہو کر اور طرف نگاہ دوڑاتا ہے اور رُخ پھیرتا ہے۔ کہ شاید آگ کسی اور جگہ مل جاوے۔ غرض ان سب کی حالت ایک حیرانی اور پریشانی اور شک و شبہ کی حالت ہے کوئی یقینی علم ان کو حاصل نہین ہوا۔ لیکن ان سب سے [illegible] مین چلی آئی ہے۔ جنھون نے خدا کو نہ صرف دوسرون سے بطور خبر کے سُنا ہے کہ وہ ہے بلکہ خود اپنے کانون سے اس کا کلام سُنا ہے اور اپنی آنکھون سے اس کا دیدار کیا ہے اور اس کے وعدے خود اپنے حق مین حاصل کئے ہین اور اُن وعدون کو پھر سچا ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ اس کی برتر ہستی کی اعلیٰ سے اعلیٰ قوتون کو اپنی حالت ضعف کے ساتھ بڑی نصرتون کے رنگ مین نمایان پایا ہے یہ قوم خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک مشاہدہ دنیا کو کرا دیتی ہے اور وہ بات جو شک اور شبہ مین پڑی ہوئی تھی اس کو یقینی رنگ مین دنیا کی نظرون مین جما دیتی ہے۔ وہ خدا جو لوگون سے سُنا کرتے تھے کہ ہے اگر اس کو کوئی دیکھنا چاہے تو یہ قوم ہے۔ جو کہ دکھا بھی دیتی ہے فلسفی سلسلہ علت و معلول کو قائم کرتا ہوا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ خدا ہوگا مگر یہ قوم کہتی ہے کہ وہ ہے۔ فلسفی مخلوق کے ذریعہ سے خالق کے شناخت کی راہ بناتا ہے۔ پر یہ قوم اپنے خالق مین ایسی محو ہوتی ہے کہ وہ اپنے خالق کے ذریعہ سے مخلوق کو دیکھتی ہے۔ یہ پیاری قوم۔ یہ جان سے بڑھ کر پیاری رکھنے کے لائق قوم۔ آپ جانتے ہین یہ کون سی قوم ہے۔ یہ انبیاء کی قوم ہے۔ یہ اُن کے متبعین اولیاء کی قوم ہے۔ جنھون نے اپنے آپ کو کھویا اور اس ذات کو پا لیا اور اس خزانے کو حاصل کر کے دنیا کے دولتمندون کی طرح بخیل بن کر نہ بیٹھ گئے بلکہ دنیا بھر مین شور مچایا کہ او لوگو! تم بھی اس خزانہ سے دولت لے کر مالا مال ہو جاؤ۔ ان کی خیر خواہی اور غمگساری کا کمال دیکھو کہ جن کو وہ خزانہ دینا چاہتے ہین وہ انکو اُلٹے گالیان سناتے ہین اور دکھ دیتے ہین اور قتل کرنے کو دوڑتے ہین پر وہ ہین کہ کسی طرح باز نہین آتے اور باوجود ان تکلیفون اور بے عزتیون کے اُٹھانے کے پھر دعوت دینے سے باز نہین آتے۔ وہ مخلوق کو کہانا کھلاتے ہین اور اس کی قیمت نہین مانگتے وہ خدمت کرتے ہین اور اس پر مزدوری نہین چاہتے۔ پیاری ناظرین! دیکھو یہ کیسا عجیب قصہ ہے۔ کیا تم نے اس کی مثال دنیا کے دوسرے معاملات مین دیکھی یا سُنی ہے بلکہ تم تعجب کرو گے کہ دنیا مین ایسا بدبخت کون ہے جس کو [illegible] خیر خواہ ملے اور وہ اس کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ پر میرے دوستو تم تعجب کیا کرتے ہو۔ اس کی نظیر تو تمہارے سامنے موجود ہے۔ یہ تماشا تو تمہاری آنکھون کے سامنے ہو رہا ہے۔ اس قوم کا ایک شخص ہمارے درمیان [illegible] کہتا ہے کہ آؤ دنیا کے بہولے بھٹکو میرے پاس آؤ کہ مین تمہین راہ دکھاؤن۔ اے وہ جو تم ایک دلربا اور خوبصورت چہرے کی تلاش مین پھرتے ہو میرے پاس آؤ کہ مین نے اُسے پا لیا اور دیکھ لیا ہے آؤ کہ مین تمہین دکھا دون اور ملا دون۔ اے مختلف راہون پر چلنے والو۔ یہ سڑکین جن پر تم جاتے ہو ان کے آگے گہرے کنوئین اور تاریک جنگل ہین۔ جن مین تم بے راہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اِدہر آؤ کہ مین نے وہ سڑک پا لی ہے جس پر چلکر تم اپنے مطلوب کو حاصل کر لو گے۔ وہ کھڑا پکارتا ہے کہ اے پیاسو گندے کیچڑ کی طرف مت دوڑو اُسے پی کر ہلاک ہو جاؤ گے آؤ کہ مین تمہین پانی دُون۔ جسے پی کر تم پیاسے نہ رہو دیکھو وہ پکارتا ہے اور محبت سے بلاتا ہے۔ پر سننے والے مین کہ کچھ کان ہی نہین دہرتے مین گویا بہرے ہین کچھ سنتے ہین پر جواب نہین دیتے گویا گونگے ہین۔ کچھ جواب جو دیتے ہین تو گالیون کی بھرمار کرتے ہین اور اگر ان کے ہاتھ اور پاؤن گورنمنٹ کے قانون کے زنجیر مین جکڑے ہوئے نہ ہوتے تو وہ چاہتے ہین کہ اس پکارنیوالے کو قتل ہی کر ڈالین۔ تھوڑے ہین وہ جنہون نے اس کے آواز پر کان رکھا اور اسکو سنا اور قبول کیا اور اس کے ساتھ ہوئے خدا کی رحمت ہو ان پر اور انکے سردار پر کہ انہون نے وقت کو پہچانا اور اس کی قدر کی۔ اے خدا ہمین ان مین سے بنا جو صراط مستقیم

نہ ہندو نہ مسلمان

تھوڑے دنوں سے امرت سر سے ایک نیا اخبار بنام رفیق صادق نکلتا ہے جس کے چھ نمبر ہمارے پاس بغرض تبادلہ و ریویو پہنچ چکے ہیں تبادلہ تو منظور ہی تھا۔ ریویو کے واسطے چند پرچوں کا دیکھنا ضروری تھا۔ یہ اخبار اپنے تئیں ہندو اور مسلمان ہر دو کا خیر خواہ اور ناصح ظاہر کرتا ہے اور کسی کی بے جا طرفداری مناسب نہیں سمجھتا در اُس کی نگاہ میں ہندو و مسلمان ایک ہیں جس کا نباہنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ اخبار کا رجحان زیادہ تر نیشنل کانگریس اور سودیشی حمایت میں ہے زبان کسیقدر پنجابی ہے۔ اچھے کاغذ اور اچھی لکھائی چھپائی کے ساتھ ۱۲ صفحوں پر ہر ایک ماہ میں دوبار شائع ہوتا ہے عام قیمت صرف عہ دو روپیہ سالانہ ہے۔

امرت سر میں دیوالوں کی دیوالی

امرتسر کی دیوالی تو مشہور ہے دیوالی کے ایام میں امرت سر کی طرف آنے جانے والی گاڑیوں پر مسافروں کو جگہ نہیں ملا کرتی۔ وہ دیوالی تو شب کو ہوتی ہے مگر آجکل روز روشن میں دیوالیاں ہو رہی ہیں۔ پچیس دکاندار اپنے دیوالے نکال چکے ہیں تجارت کے معاملہ میں سخت بے اعتباری ہو رہی ہے اور بہتیرے سود خواری کے عاشق تباہ ہو رہے ہیں تعجب ہے کہ ایسے دنوں میں ہمارے مسلمانوں کو باوجود ان عبرتناک نظاروں کے دیکھنے کے پھر سود خواری کا شوق پیدا ہو رہا ہے اور وطن کے ایڈیٹر صاحب ماشاء اللہ اس تباہ کن قوم عادت میں اپنے ہم وطنوں کو ڈال کر مسلمانوں کی رہی سہی دینداری اور دنیا داری کو بھی خاک میں ملا دینے کی کوشش میں سرگرم ہو رہے ہیں۔

شہرت تو ہی نیکی سے نہیں تو بدی سے ہی سہی

نومبر گذشتہ میں امرتسر میں آریوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثات ہوئے۔ اخبار رفیق صادق سے معلوم ہوا کہ دوران مباحثہ میں باہم بہت درشت زبانی تک نوبت پہنچ گئی۔ "آریہ تو تہذیب و متانت کے دشمن تھے ہی۔ مگر مسلمان بھی اخلاق محمدی کو چھوڑے ہوئے تھے"۔ اخبار اہل فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کاروائی مولوی ثناء اللہ صاحب کے وقت میں ہوئی تھی تعجب ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی جگہ جانے کی اجازت ہی کیوں دیتے ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ جو چاہو سو کرو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے

مختصر رپورٹ جلسہ سالانہ

آمد جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جا چکا ہے اس سال میں احباب کی آمد پچھلے سالوں کی نسبت جلد شروع ہو گئی تھی۔ ۲۲ تاریخ کو ہی احباب آنے شروع ہو گئے تھے اور صرف یہی نہیں کہ احباب کی آمد جلد ہوئی۔ بلکہ اس سال بہ نسبت سالہائے ماسبق کے احباب کی تعداد بہت بڑھی ہوئی تھی اور کل آنے والوں کی تعداد کا اگرچہ صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا تاہم جمعہ تک چودہ سو کے قریب آدمی ضرور تھے جن میں سے بعض دوستوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جن کو اکثر لوگ پہچانتے ہیں۔ ان دوستوں کی آمد جمعہ کی صبح تک برابر جاری رہی۔ خواجہ کمال الدین صاحب انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر۔ ملک شیر محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ممبر مال کشمیر دربار مستری یعقوب علی و مستری رحمت اللہ صاحب جموں سے۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات۔ منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمد صاحب و حافظ فضل احمد صاحب و حافظ علی احمد صاحب و بابو تاج الدین صاحب و بابو مولا بخش صاحب و منشی نبی بخش صاحب و میاں معراج الدین صاحب عمر۔ مستری موسیٰ صاحب میاں غلام حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب۔ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ میاں قدرت اللہ صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب میاں نبی بخش صاحب رفوگر صوفی غلام محمد صاحب مولوی محمد اسماعیل صاحب چراغدین صاحب امرت سر سے۔ قاضی خواجہ علی صاحب۔ شہزادہ عبد الحمید صاحب۔ میاں محمد شفیع صاحب سوداگر۔ بابو عبد الرزاق صاحب اسٹیشن ماسٹر لودیانہ سے چودہری رستم علی صاحب انبالہ سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آگرہ سے۔ خان صاحب عبد المجید خان صاحب و منشی اروڑا صاحب بابو فیض قادر صاحب کپورتھلہ سے۔ شیخ فضل الرحمان صاحب گورداسپور سے چوہدری سرفراز خان صاحب جہلم سے۔ منشی عبد الحی صاحب پٹیالہ سے۔ یہ صاحبان ۲۶۔ دسمبر اور اس کے بعد کے آنے والے ہیں اس تاریخ سے قبل تشریف لانے والے بعض احباب کے نام پچھلے اخبار میں درج ہو چکے ہیں۔

۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ روز سہ شنبہ کی شام تک کی رپورٹ گذشتہ اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد ۲۶ دسمبر کی صبح کو حضرت اقدس نئے مہمانوں کی خاطر صبح دس بجے کے قریب باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے احباب نہایت کثرت سے تھے۔ ہر ایک عاشقانہ طور پر حضور کے دیدار کے واسطے آگے کی طرف دوڑتا تھا۔ اس واسطے بعض دوستوں نے حضور کے ارد گرد ایک حلقہ فراخ کی صورت میں ایک جگہ کشادہ بنا دی تھی۔ جس کے اندر حضور چلتے تھے اور زائرین زیارت بھی کرتے تھے۔ ایک شخص نے کچھ سوالات پیش کرنے چاہے۔ لیکن آپ کی طبیعت علیل تھی۔ صرف مسافروں کی ملاقات کے واسطے آ گئے تھے۔ فرمایا کہ اس وقت ایسے سوالات کا پیش کرنا مناسب نہیں۔ لوگ اچھی طرح جواب بھی نہیں سن سکتے۔ میری طبیعت تو علیل ہے۔ لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ ظہر کے وقت بڑی مسجد میں لوگوں کو کچھ سناؤں کیونکہ کسی کی زندگی کا اعتبار نہیں۔ لوگ کثرت سے اسی واسطے آئے ہیں کہ کچھ ہماری باتیں سنیں اس واسطے میں نے چاہا ہے کہ مختصر الفاظ میں جو اپنا حق ہے ادا کروں اور حق کی باتیں لوگوں کو سنا دوں۔

چنانچہ اُسی دن ظہر اور عصر ہر دو نمازیں مسجد اقصیٰ میں قریب دو بجے کے جمع کر کے پڑھی گئیں اور بعد نماز کے حضرت اقدس نے مسجد کے درمیانہ در میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی چونکہ آپ کی طبیعت علیل تھی اس واسطے آپ کے واسطے ایک کرسی بھی رکھی گئی تھی۔ لیکن سوائے آخری حصہ وقت کے جو بہت تھوڑا تھا۔ آپ نے تمام تقریر کھڑے ہو کر فرمائی۔ آپ کی تقریر آپ کی عادت کے مطابق نہایت سادگی کے ساتھ بے تکلف رنگ میں ان الفاظ سے شروع ہوئی "اے صاحبو! آرام سے سن لو" اس تقریر میں آپ نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے معانی اور اُس پر عمل کا طریق بیان فرمایا۔ اور اعمال کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ یہ تقریر اسی اخبار میں انشاء اللہ درج ہوئی ہے۔ اس کے بعد احباب کو کھانا کھلایا گیا اور اسی شام کو بہت سے نئے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ جمعرات کی صبح کو دس بجے کے قریب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے اور بازار کی راستہ سے گذر کر شہر کی شمالی جانب کی طرف گئے خدام اس کثرت سے تھے۔ کہ واپسی کے وقت حضور علیہ السلام بازار سے ہو کر مکان پر پہنچ چکے اور لوگ ابھی سارے

باہر امین اوین گاؤن کے مشرقی دروازے کے باہر سے آرہے تھے۔ راستہ مین میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے اپنی نظم پڑہی۔ جو کہ کسی آیندہ اخبار مین درج کی گی۔ راستہ مین ایک شخص نے قرآن شریف کی آیت افمن کان میتاً الخ کے معنے پوچھے جس کو حضرت نے مفصل بیان فرمایا۔ وہ بیان ڈائری مین درج ہوگا۔ سیر سے واپس آکر حضور علیہ السلام پھر دو بجے کے قریب مسجد اقصے مین تشریف لے گئے۔ جہان ہر دو نمازین جمع کی گئین۔ اور بعد نماز حضور علیہ السلام نے تقریر کی۔ فرمایا کہ چونکہ کل میری طبعیت علیل ہوگئی تہی اس واسطے تقریر کی تکمیل نہ کرسکا۔ اس واسطے آج اس کی تکمیل کرتا ہون۔

اس تقریر مین حضور علیہ السلام نے گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ادا کیا کہ اس کے زیر حکومت ہم اپنے مذہبی اغراض کو بغیر رکاوٹ کے پورا کرسکتے ہین اور قادیان کے ہندوستان اور آریہ پر جس قدر اتمام حجت بذریعہ نشانات آلہی ہوا ہے اس کا بالخصوص تذکرہ فرمایا۔ یہ تقریر انشاء اللہ دوسرے اخبار مین جو اس کے بعد نکلیگا۔ درج کی جاوے گی اس تقریر کے بعد حضرت اقدس گہر تشریف لے گئے اور حضرت مولوی نور الدین صاحب نے وعظ فرمایا اور ضرورت امام پر ایک مختصر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر بھی قلمبند کی گئی ہے اور اپنے موقعہ پر درج کی جاوے گی۔

۲۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ع (جمعہ) یہ دن چونکہ جمعہ کی طیاری کے واسطے غسل اور تبدیل لباس کا تہا اور حضرت نے مہندی لگائی تھی۔ اس واسطے آپ سیر پر تشریف نہ لے گئے اور صبح ۹ بجے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس عام مسجد اقصے مین ہوا۔ جہان حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری انجمن مذکور نے سالیانہ رپورٹ پڑھی اور مدرسہ اور میگزین اور مقبرہ بہشتی اور دیگر مدات متعلق انجمن کا بجٹ سنایا۔ اور اُس پر ایک مختصر لیکن پُر معنی اور پُرجوش تقریر فرمائی۔ جس مین آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی نظیرین پیش کرتے کہ انہون نے کس طرح سے دین کی خاطر اپنی جانین قربان کردی تھین۔ یہ فرمایا کہ اُس وقت جانون کی ضرورت تھی اور انہون نے دریغ نہ کیا اس وقت جانون کی تو ضرورت نہین لیکن مالون کی ضرورت ہے خدا تعالےٰ نے تمہارے واسطے آسانی کردی ہے مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے آخر مین قوم کو ایک نہایت جامع نصیحت کی۔ اور آلہی سلسلہ کے منشا کو نہایت مختصر اور صحیح الفاظ مین پیرایہ مین ظاہر کیا کہ اس وقت دنیا مین متفرق لوگ متفرق پہلو اختیار کر رہے ہین۔

ہر ایک نے ایک ایک پہلو اختیار کیا ہے تم دین کا پہلو اختیار کرو۔ جو کچھ وہ لوگ دنیا کے واسطے کرتے ہین۔ تم اس سے بڑھ کر دین کے واسطے کرو۔ اس وقت بڑے بڑے اخراجات جو درپیش ہین اُن مین سے ایک مدرسہ کی عمارت ہے جس کے واسطے ساٹھ ہزار روپے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے مین قوم کے سامنے اپیل کرتا ہون کہ قوم اس رقم کو اپنی ہمت سے پورا کرے۔

اس سال جو بجٹ منظور شدہ صدر انجمن مولوی صاحب موصوف نے سنایا۔ اس کی بعض رقوم مفصلہ ذیل ہین

۱۔ میگزین۔ خرچ سنہ ۱۹۰۶ع۔ ۹۵۱۸ روپیہ
تخمینہ برائے سنہ ۱۹۰۷ع ۲۱۶۳۲ روپیہ

نوٹ

چونکہ وہ تمام تقریرین جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت اقدس اور دیگر بزرگان نے کی ہین ایک ہی اخبار مین درج نہین ہوسکتین اس واسطے وہ ایک ایک کرکے سب انشاء اللہ درج کیجاینگی۔ ہان تقریر جس اخبار مین شروع کی جایگی وہ اسی مین ختم کی جاوے گی۔

تیرہ ہزار کی ایک زیادتی خرچ انطباع مین بدین خیال ہے کہ ایک انگریزی مطبع اس جگہ جاری کیا جاوے لیکن اس کے واسطے چندہ زاید کیا جاویگا اور نیز اڈیٹر اور مینجر کے اسٹاف مین زاید آدمی رکھنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

۲۔ مدرسہ خرچ سنہ ۱۹۰۶ع ۹۶۳۰ روپیہ
تخمینہ برائے سنہ ۱۹۰۷ع ۴۶۴۳۸ روپیہ

اس مین سینتیس ۳۷ ہزار کی زیادتی عمارت کے واسطے ہے جس کے متعلق پہلے اخبارون مین ذکر کیا جاچکا ہے۔

۳۔ بک ڈپو متعلق مدرسہ خرچ سنہ ۱۹۰۶ع ۹۱۴ روپیہ
تخمینہ برائے سنہ ۱۹۰۷ع ۲۹۲۲ روپیہ

اس مین زاید خرچ عمارت اور رسالہ تعلیم الاسلام کا ہے۔

صدقات خرچ سنہ ۱۹۰۶ع ۳۱۷۹ روپیہ
تخمینہ برائے سنہ ۱۹۰۷ع ۱۱۸۴۰ روپیہ

اس مد مین جو زیادتی ہے۔ وہ زکوٰۃ کے روپے کے سبب سے ہے۔

۵۔ مقبرہ بہشتی۔ اس مین پچہلے سال کوئی بجٹ مقرر نہ ہوئی تھی لیکن خرچ ۳۱۷۹ روپے ہوا اور سنہ ۱۹۰۷ع کا تخمینہ بجٹ ۱۱۸۴۰ مقرر کیا گیا ہے۔ جس مین بڑی رقم مبلغ پانچہزار روپیہ کی بمد عمارت ہے۔

اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب ایل ایل بی اُٹھے جنہون نے مختصر الفاظ مین مولوی محمد علی صاحب کی اپیل کی تائید کرتے ہوئے اپنے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے جو کامیابی لائق طلبار کے بنانے مین ہورہی ہے اس کی مثال مین بیان فرمایا۔ کہ ندوہ کے علمار ایک دفعہ علیگڈہ کالج مین بدین غرض گئے۔ کہ وہان کے طلبار کا علوم دینی مین امتحان لین۔ تو اس امتحان کے نتیجہ مین ایک طالب علم کے جوابات ایسے پسندیدہ تھے۔ کہ نواب محسن الملک صاحب بالقابہ اُن جوابات کو اپنے پاس رکھا کرتے ہین اور کالج کے وزیٹران کو اپنے کالج کے طلبار کی دینی استعداد کے ثبوت مین فخریہ طور پر دکھایا کرتے ہین۔ وہ طالب علم کون ہے۔ وہ غلام محمد ہے۔ جس نے بچپن سے لے کر ایف اے پاس کرنے تک مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین تعلیم پائی اور اب ایک سال سے علی گڈہ گیا ہوا ہے تاکہ بی۔ اے پاس کرے۔ خواجہ صاحب نے اِس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس مین بڑی رقوم عمارت وغیرہ ضروریات کے واسطے ہے ورنہ جیسا کہ دوسری جگہ ہوتا ہے۔ کہ اسٹاف کی تنخواہون پر ایک زر کثیر بجٹ کا مشتمل ہوا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے ہمارے اسٹاف کی تنخواہین گویا کچھ بھی نہین ہین۔ خواجہ صاحب موصوف کی تقریر کے ختم ہونے پر چندہ شروع ہوگیا۔ چنانچہ خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ لکھایا۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ نے ایک صد روپیہ کا وعدہ کیا۔ ایسا ہی بہت سے دوستون نے وعدہ چندہ لکھایا اور کوئی دو سو روپیہ اسی جگہ جمع بھی ہوا۔ لیکن ایسے مجمع مین چندہ لینا اور لکھنا مشکل تھا اور نیز وعظ ہونا تہا۔ اس واسطے چندہ لینے کا سلسلہ اس جگہ چلایا نہ گیا۔ جو صاحبان

اس تحریک کے ماتحت باہر سے چندہ بھیجنا چاہین یا وعدہ کریں۔ چاہین وہ فنانشل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو براہ راست اپنے امانے سے اطلاع دین اور یہ بھی لکھین کہ وہ چندہ کس مد کے متعلق ہے۔

اس کے بعد صاحبزادہ حضرت میاں محمود احمد صاحب نے ایک تقریر کی جو کہ اتنے بڑے مجمع مین ان کی پہلی تقریر تھی۔ تاہم فصاحت کے ساتھ انہون نے سلسلہ وار اپنے مضمون کی سرخیون کو پورا کیا آپ کا مضمون شرک پر تھا۔ قرآن شریف کی آیت سے آپ نے شرک کی بدیون کا ثبوت دیا اور بتلایا کہ شیطان کا بڑا ہتھیار شرک ہی ہے اور مسیح موعود آخری آدم کے ساتھ جو آخری جنگ ہے۔ جس مین شیطان ہلاک کیا جاتا ہے وہ اس کے بڑے ہتھیار شرک کے توڑنے کے ذریعہ سے ہے۔ میاں صاحب موصوف کی تقریر بجائے خود حسب گنجایش درج اخبار ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

میاں صاحب موصوف کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس مین آپ نے تشحیذ الاذہان کے مقاصد۔ کیا معنی۔ رسالہ ماہواری کی اشاعت۔ نوجوان طلبار کے درمیان مذہبی معلومات کا بڑہانا اور ان کو اسلام کی حمایت مین مناظر بنانا اور باہمی اخوت کا بڑہانا بیان کیا اور یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ذریعہ سے میاں صاحب موصوف حضرت اقدس کے اُن اقوال کی اشاعت کرنے مین جو حضرت اندرون خانہ فرماتے ہین اور نیز حضرت کے تصنیف فرمودہ فقرات عربی کی اشاعت کر کے اس زبان کے پھیلانے مین کوشش کرتے ہین اور احباب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ان کے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے مین امداد دینے کی طرف متوجہ ہون۔

حضرت مولوی صاحب ہنوز تقریر کے آخری حصے پر پہنچے ہی تھے۔ کہ نماز جمعہ کی اذان ہو گئی اس واسطے وہ جلسہ بعد پورا ہونے تقریر کے ختم ہوا۔ اور لوگ وضو کر کے نماز مین مصروف ہوئے اتنے مین حضرت اقدس بھی مسجد مین تشریف لائے اور نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی۔ بعد نماز حضرت اقدس مسجد مین کرسی پر بیٹھ گئے۔ کیونکہ بہت سے دوستون نے بیعت کے واسطے عرض کی ہوئی تھی۔ مین پچھلی تاریخ کی رپورٹون مین یہ بات لکھنی بھول گیا ہون کہ بیعت قریباً ہر روز ہوتی رہی

بیعت لیکن بیعت کا سلسلہ اب اس قدر بڑہتا جاتا ہے کہ مبائعین کی فہرست کے بر وقت مرتب کرنے کی تجویز مشکل ہو جاتی ہے۔

بیعت کرنے والون کی اس قدر کثرت تھی کہ ایک دوست کی تجویز پر ایک پگڑی کا سرا حضرت کے ہاتھ مین رہا اور باقی حصہ کو دور تک مبائعین نے پکڑ رکھا اور پھر ایک پگڑی نہین ہر طرف سے کئی ایک پگڑیان لی گئین جو کہ اس کے ساتھ جوڑ دی گئین۔ اور بعض آدمی درمیان مین کھڑے ہو کر بلند آواز سے حضرت کے الفاظ دوسرون تک پہنچاتے رہے اور وہ کہتے رہے اور اس طرح سب بیعت کرنے والے بیعت کر سکے

چنانچہ جمعہ کے روز بھی اسی طرح سے بیعت ہوئی بیعت کے بعد میر قاسم علی صاحب نے اپنی نظم پڑہی جس نے احباب کو بہت خوش کیا اور ان کے بعد محمد اسماعیل صاحب مصنف چھٹی مسیح نے اپنی نظم اور اس کے بعد حضرت کے فرمانے پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس مین حصول تقوے کی طرف خاص توجہ دلائی اور اس کے بعد وہ جلسہ ختم ہوا۔

روانگی جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ احباب کی روانگی شروع ہو گئی چنانچہ سیالکوٹ کی بڑی جماعت جس مین کئی سو آدمی تھے اس کا اکثر حصہ اُس دن چلا گیا اور پھر بہت سے آدمی ہفتہ کی صبح کو تشریف لے گئے یوم دوشنبہ کے دن تھوڑے آدمی باقی رہ گئے تھے۔ تاہم جلسہ کا آخری دن پیر تک تھا۔

۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ (بروز شنبہ) صبح قریب ۱۰ دس بجے کے حضرت اقدس سیر کیواسطے باغ کی طرف تشریف لیگئے اور مقبرہ بہشتی پر پہنچکر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور اہل قبور کے واسطے دُعا کی۔ بعد از نماز ظہر و عصر شیخ عبد الرحمان صاحب مدرس نے مدرسہ کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے تقریر کی جس کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے وعظ فرمایا کہ ہر ایک شہر کے احمدی احباب کو چاہیے کہ تفقہ فی الدین حاصل کرنے کیواسطے اپنی مین

ریویو

بڑی جنتری ۱۹۰۷ء مطبوعہ نامی پریس

کانپور کا سلور جوبلی اڈیشن آب و تاب کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ نامی پریس کی چھپائی لکھائی اور صفائی کی شہرت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ اس لحاظ سے یہ جنتری ہندوستان بھر مین اپنا نظیر نہین رکھتی۔ اس کی اشاعت بلحاظ چھپائی کے مطبع ہندوستان کا فخر ہے۔ اس سال کی جنتری مین امیر صاحب اور والیٔہ اسے کی تصاویر معزز مہمان اور مدبر میزبان کی سرخیون کے نیچے دی گئی ہے اور مضامین علاوہ دیگر مفید باتون کے روشنی سے اشارات کا فن۔ گونگون بہرون کی تعلیم کا طریقہ۔ حجاز ریلوے کے حالات وغیرہ بہت سی مفید باتین درج ہین۔ جنتری مین طلوع و غروب کے اوقات۔ اُجالا اندھیرا سیارون کی چال۔ نچھتر۔ جوگ چندرمان۔ تقویم کواکب وغیرہ تمام ضروری باتین درج ہین۔

دُودھ۔ مصنفہ دیوی دیال صاحب۔ اس کتاب مین گایون کے پالنے۔ ان کی خوراک۔ نسلوں۔ اچھی بری کی شناخت۔ صفائی۔ نسل کشی۔ بچے کی پرورش دودھ کے متعلق احتیاط مناسب۔ دودھ سے جو چیزین بنتی ہین ان تمام کا ذکر نہایت سلیس زبان مین اور صفائی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دودھ جو اس کثرت سے روزمرہ استعمال ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ایسی کتاب کا لکھا جانا پبلک کے واسطے بہت فائدہ مند نظر آتا ہے۔ قیمت عمدہ خط مین سرکاری طرز کی چھپائی لکھائی کے ساتھ ۱۱۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت ۸/ اور امپیریل بک ڈپو دہلی سے ملسکتی ہے۔

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین رعایت کے واسطے ایک ماہ زائد کیا گیا ہے یعنے جنوری کے مہینہ مین جو درخواستین آئین گی۔ ان کو براہین احمدیہ بجائے پانچ روپے کے صرف ۲ مین دی جاویگی۔ جلد کی قیمت ۱۲/ علیحدہ ہے اور درثمین بجائے ۸/ کے صرف ۴/ مین دیجاویگی جلد کی قیمت ۲/ علیحدہ ہے۔

تقریر حضرت امام

(علیہ الصلوٰۃ والسّلام)

(جوکہ آپ نے بُدھ کے دن ۲۶ دسمبر سنہ ۶ء قریب ۳ بجے کے مسجد اقصےٰ مین کی)

ابتداء اب صاحبو! آرام سے سُن لو۔ اگرچہ میری طبعیت بیمار ہے اور مین اِس لائق نہ تھا کہ کھڑا ہوکر ایک لمبی تقریر کرتا۔ تاہم مین نے خیال کیا کہ لوگ دُور دُور سے آئے ہین تاکہ ہماری باتین سُنین۔ ایسی صورت مین کچھ نہ کہنا معصیت مین داخل ہوگا لہذا باوجود حالت بیماری کے مین نے مناسب جانا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے ہدایت دی ہے اُس سے سب لوگون کو ہدایت دُون۔

صرف زبان سمجھنا چاہیے کہ مین کئی بار ظاہر کرچکا ہون کہ تمہین صرف اتنے پر خوش نہین ہونا چاہیے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہین اور لا الہ الّا اللّٰہ کے قائل ہین۔ قرآن شریف کے پڑھنے والے اس بات کو بخوبی جانتے ہین کہ اللہ تعالیٰ صرف زبان پر راضی نہین ہوتا۔ قرآن شریف مین یہودیون کے قصّے درج ہین۔ ان پر خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل پہلے ہوئے۔ لیکن جب اُن پر ایسا زمانہ آیا کہ ان کی باتین صرف زبان تک محدود رہ گئین اور ان کے دل دغا اور خیانت اور خیالات بد سے پُر ہوگئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے طرح طرح کے عذاب اُن پر وارد کئے اور یہان تک کہ ان مین سے بعض کو بندر اور سُوّر لکھا گیا ہے حالانکہ توریت اور زبور ان کے پاس تھی اور وہ اس پر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے اور سارے نبیون کو مانتے تھے لیکن خدا نے ان کو پسند نہ کیا کیونکہ ان کی باتین صرف زبان پر تھین اور ان کے دلون مین کچھ نہ تھا۔ خدا اُس کو پسند نہین کرتا جس کے پاس صرف زبان ہو اور دل مین کچھ نہ رکھتا ہو۔ خوب یاد رکھو۔ ہرگز اتنے پر خوش نہ ہو۔ کہ تم زبان سے اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہو۔ جو ایمان صرف زبان پر ہے اور دل کے ساتھ تعلق نہین رکھتا وہ گندہ ناکارہ اور کمزور ہے وہ نہ اِس جہان مین تمہارے کسی کام آسکتا ہے اور نہ اُس جہان مین۔ جب تک انسان کا دل سب باتون کو چھوڑ کر صرف خدا کی طرف متوجہ نہ ہوجاوے اور در حقیقت دین دنیا پر مقدم نہ ہوجائے تب تک خدا راضی نہین ہوتا۔ مخلوق کو تم دھوکہ دے سکتے ہو ظاہری نمازین پڑھ سکتے ہو۔ ظاہری روزے رکھ سکتے ہو دکھلانے کے واسطے زکوٰۃ دے سکتے ہو۔ مگر یہ دھوکہ مخلوق کو دیا جاسکتا ہے۔ خدا تمہارے دھوکے مین نہین آسکتا اتنے پر خدا تم سے راضی نہین ہوگا کہ تم زبان سے کلمہ پڑھتے ہو اور کلمہ گو کہلاتے ہو۔

کلمہ کا مفہوم کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ۔ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجُز خدا کے اور کوئی نہین۔ اللّٰہ۔ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہین۔ یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے۔ جو مسلمانون کو سکھلایا گیا ہے اکثر لمبی کتابون کا یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ اس نے ایک مختصر سا کلمہ سنا دیا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ جب تک خدا کو مقدم نہ کیا جاوے جب تک خدا کو معبود نہ بنایا جاوے۔ جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جاوے۔ انسان کو نجات حاصل نہین ہوسکتی حدیث شریف مین آیا ہے۔ من قال لا الٰہ الّا اللّٰہ فدخل الجنّۃ۔ جس نے لا الٰہ الّا اللہ کہا۔ وہ بہشت مین داخل ہوا۔ لوگون نے اس حدیث کا مفہوم سمجھنے مین دھوکا کھایا ہے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ صرف زبان سے یہ کلمہ پڑھ لینا کافی ہے اور صرف اتنے سے انسان بہشت مین داخل ہوسکیگا۔ خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہین رکھتا وہ دلون سے تعلق رکھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل مین داخل کرلیتے ہین اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلون مین بیٹھ جاتی ہے وہ جنت مین داخل ہوجاتے ہین جب کوئی شخص سچّے طور پر کلمہ کا قائل ہوجاتا ہے تو بجُز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہین رہتا۔ بجُز خدا کے کوئی اس کا معبود نہین رہتا اور بجُز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہین رہتا۔ وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے اور وہ جو غوث کا مقام ہے وہ یہی ہے کہ کلمہ لا الٰہ الّا اللہ پر دل سے ایمان ہو اور اس کے سچے مفہوم پر عمل ہو۔ یہ فخر مت کرو۔ کہ ہم کسی بت کی پرستش نہین کرتے اور نہ کسی انسان کی پوجا کرتے ہیں۔ بُت پرستی اور انسان پرستی سے پرہیز تو ایک موٹی بات ہے۔ ہندو جو حقائق اور معارف نہین جانتا وہ بھی اب تو بتون سے پرہیز کرتا ہے۔ کلمہ لا الٰہ الّا اللہ کا مفہوم اس پر ختم نہین ہو جاتا کہ بتون کی پوجا سے تم پرہیز کرو بلکہ اس کے سوائے اور بہت سے جھوٹے معبود ہین اور اُن سب کا ترک کرنا لازمی امر ہے۔ جیسا کہ انسان کا ہوا و ہوس کے پیچھے چلنا۔ اور اتباع شہوات کرنا اور طرح طرح کی بدیون کی پیروی کرنا یہ سب انسان کے واسطے بت ہین جن کی وہ پوجا کرتا ہے اور کلمہ لا الٰہ الّا اللہ مین ان سب کی نفی کی گئی ہے یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوائے تمام الٰہون کی نفی کرتا ہے تمام انفسی اور آفاقی الٰہ باہر نکال کر اپنے دل کو ایک اللہ کے واسطے پاک صاف کرنا چاہیئے بعض بت ظاہر ہین مگر بعض بت باریک ہین مثلاً خدا تعالیٰ کے سوائے اسباب پر توکل کرنا بھی ایک بت ہے مگر یہ ایک باریک بت ہے۔ جیسا کہ عالم جسمانی مین بعض بیماریان باریک ہوتی ہین مثلاً تپ دق اور بعض بیماریان موٹی ہوتی ہین مثلاً تپ محرکہ کہ دیکھنے والا فوراً کہدیتا ہے کہ یہ بیمار معرضِ ہلاکت مین ہے ایسا ہی بعض موٹے اور ظاہری بت ہین اور اُن سے مخلصی سہل ہے۔ دیکھو ایک زمانہ تھا کہ تمام پنجاب ہندوستان بت پرستون سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ان کا بہت سا حصّہ مسلمان ہوگیا جو ہمارے سامنے موجود ہے اور جو باقی رہ گئے وہ بھی بتون سے نفرت کرتے جاتے ہین۔ اِن بتون کے بیکار ہونے کی پکّی دلیل موجود ہے۔ کہ خود بت پرستون نے بھی ان کو شناخت کیا اور چھوڑ دیا۔ لیکن وہ باریک بت جو لوگ اپنی بغلون کے اندر دبائے پھرتے ہین۔ ان کا نکالنا ایک مشکل امر ہے بڑے بڑے فلسفی اور حکیم ان کو اپنے اندر سے نکال نہین سکتے وہ نہایت باریک کیڑے ہین جو کہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کی خوردبین کے سوائے نظر نہین آسکتے۔ وہ بڑا ضرر انسان کو پہنچاتے ہین وہ بت جذباتِ نفسانی کے ہین جو کہ انسان کو خدا کی طرف سے اور اپنے ہم جنسون کی حقوق تلفی مین حد سے باہر لے جاتے ہین بہت سے پڑھے لکھے جو کہ عالم کہلاتے ہین اور فاضل کہلاتے ہین اور مولوی کہلاتے ہین اور حدیثین پڑھتے ہین اپنے آپ مین ان بتون کی شناخت نہین کر سکتے اور ان کی پوجا کرتے ہین ان بتون سے بچنا بڑے بہادر آدمی کا کام ہے جو لوگ اِن بتون کے پیچھے لگتے ہین وہ آپس مین نفاق رکھتے ہین ایک دوسرے کے حقوق تلف کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ ہم نے ایک شکار مارا ہے۔ حد سے زیادہ اسباب پر زور مارتے ہین اور ان کا تمام بھروسہ ان اسباب ہی پر ہوتا ہے جب تک ان باتون کا قلع قمع نہ کیا جاوے۔ توحید قائم نہین ہوسکتی بہت سے لوگ اصل حقیقت کو نہین جانتے اور کہتے

ہین کہ ہم کلمہ نہین پڑھتے افسوس کے ساتھ کہنا پڑیگا کہ بے شک نہین پڑھتے کلمہ بیہودہ نہین کہ وہ بے اثر ہو کلمہ طیبہ کو اگر کوئی شخص دل سے پڑھے اور اس پر کاربند ہو تو وہ دین و دنیا کے امور کے واسطے کافی ہے مین اس جگہ ایک معمولی واعظ کی طرح کھڑا ہو کر باتین نہین کرتا بلکہ مین اپنی شہادت پیش کرتا ہون کہ اس کلمہ کے کس قدر فوائد عظیم ہین کوئی چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے مگر بات یہی سچ ہے کہ جو مین اس جگہ بیان کرتا ہون مین اپنی جماعت مین بھی دیکھتا ہون کئی بلکہ بہت ایسے ہین کہ جس توحید کی طرف خدا اُنہین بلاتا ہے وہ اس کو قبول نہین کرتے۔ خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حقوق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل نہین۔ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے اندر سے وہ تمام بُت نکل جاوین جن کی وجہ سے وہ حسد بغض۔ ریاکاری۔ غیبت۔ خیانت وغیرہ۔ بدیون مین گرفتار ہوتا ہے جب تک یہ چیزین اپنے اندر سے نکال نہ لے۔ تب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کے کہنے مین کیونکر سچا قرار دیا جا سکتا ہے جب کل کی نفی نہ کی جاوے تو صرف منہ سے کہ دینا کیا فایدہ دیسکتا ہے خدا کو وحد لاشریک وہی سمجھتا ہے جو نفسانی جذبات کے وقت حسد اور غصہ کو ایک دم مین اپنا خدا نہین لیتا جب تک کہ کل جھوٹے معبود جو کہ چوہون کی طرح انسان کی دل کی زمین کو ویران کرتے ہین بھسم نہ کر دئے جاوین تب تک انسان صاف نہین ہو سکتا جیسا کہ زمینی چوہے طاعون لانیوالے ہوتے ہین ایسا ہی یہ چوہے انسان کے دل کو خراب کر کے اُسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہین اس بات کو **غور** سے سنو اور خوب یاد رکھو کیونکہ مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین جو لوگ جمع ہین اُن مین سے سال آیندہ تک کون زندہ ہوگا اور کون زندہ نہ ہوگا اس بات پر ہرگز فخر نہ کرو کہ ہم لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہین جب تک کہ اس کے اصل مفہوم کو حاصل نہ کر لو ہزارون آریہ اور برہمون اور یہودی موجود ہین جو کہ اپنے آپ کو توحید کا قائل بتلاتے ہین مگر مقبول وہ ہین جو عمل کرتے ہین۔

حقیقت نماز

مفہوم لا الٰہ الا اللہ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف مین تاکید کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ ویل ہے اُن نمازیون کیواسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین سو سمجھنا چاہئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کیوقت درد اور حرقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور مین کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصل ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہین ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہین کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کی گردن مین پڑے ہوئے ہین اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ یہ دور ہو جاوین پر وہ دور نہین ہوتے باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفس لوامہ کی لغزشین ہو ہی جاتی ہین گناہون سے پاک کرنا خدا کا کام ہے۔ اس کے سوائے کوئی طاقت نہین جو زور کے ساتھ تمہین پاک کر دے۔ پس پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے نماز کیا ہے ایک دُعا۔ جو درد و سوزش۔ اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاوین اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ **صلوٰۃ** کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دُعا صرف زبان سے نہین بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا بھی ضروری ہے خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہین کرتا جب تک کہ انسان حالت دعا مین ایک موت تک نہین پہنچتا۔ تھوڑے ہین جو دعا کی فلسفی سے آگاہ ہین۔ ہمارے پاس بہت سے خطوط آتے ہین جن مین لوگ لکھتے ہین کہ ہم نے فلان امر کیواسطے دعا کی تھی مگر قبول نہین ہوئی۔ صرف زبان کی دُعا بغیر لوازم اُس کے کی تو قبول نہین ہو سکتی۔ دعا کے واسطے لازمی امر یہ ہے۔ کہ انسان کا دل خدا تعالےٰ کے آگے پگھل جاوے اور وہ صبر اور استقامت کے ساتھ اس کے فضل کا مانگنے والا ہو۔ جب نماز کے تمام آداب کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ تب اُس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے۔ مگر لوگ اس کی قدر نہین کرتے اس زمانہ مین مسلمان ورد و وظائف کی طرف متوجہ ہین۔ کئی ایک فرقے ہین۔ جیسا کہ نوشاہی اور نقش بندی وغیرہ۔ افسوس ہے کہ ان مین سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہین۔ یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین۔ احکام الٰہی کی ہجو کرتے ہین۔ طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے اِن بدعات مین سے کسی کی ضرورت نہین۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت مین وضو کر کے نماز مین کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز مین دُعا کرتے تھے ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے

قریب لیجانیوالی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہین۔

نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہین۔ قیام مین نمازی دست بدستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع مین انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے سب سے بڑا انکسار سجدہ مین ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے افسوس ہے کہ نادان لوگ اپنے پاس سے وظائف بناتے ہین اور پھر ان کو نماز پر ترجیح دیتے ہین جب تک کہ انسان اس عالم مین سے حصہ نہ لے جس سے نماز اپنی حد تک پہنچتی ہے۔ تب تک انسان کے ہاتھ مین کچھ نہین مگر جس شخص کا یقین خدا پر نہین وہ نماز پر کس طرح یقین کر سکتا ہے۔ نماز جامع حسنات ہے۔

پانچ وقتون مین راز

نماز کے واسطے جو پانچوقت مقرر کئے گئے ہین اس مین بھی ایک حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان پر پانچ حالتین وارد ہوتی ہین اُس کے مطابق پانچ نمازین رکھی گئی ہین۔ حالت اول زوال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے انسان اپنے آپ کو غنی سمجھتا ہے اور طاقتور جانتا ہے اور روز روشن کی طرح اس کے تمام امور ایک جلوہ رکھتے ہین اور ان پر کوئی تاریکی نہین ہوتی وہ اپنے آپ کو غیر محتاج کی طرح خیال کرتا ہے اور ایک پوری راحت اور آرام کی صورت مین اپنے آپ کو دیکھتا ہے اچانک اُس پر ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہ زوال کے ساتھ ایک مشابہت رکھتا ہے وہ ابتدا مصیبت کا وقت ہوتا ہے۔ اور دکھ۔ درد اور محتاجی کا احساس شروع ہوتا ہے۔ تب [illegible] آنے والا ہے۔ اچانک بیٹھے بیٹھے یہ حالت شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ گھر مین آرام سے بیٹھے ہوئے اچانک کسی کے پاس گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ آتا ہے اور کسی جرم پر جواب طلبی کی جاتی ہے۔ یہ مصیبت کا پہلا مرحلہ ہے اور نماز ظہر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ انسان کی راحت اور جمعیت مین ایک زوال آگیا ہے اس کے بعد وہ عدالت مین حاضر ہوتا ہے اور شہادت اس کے برخلاف

گذر جاتی ہے۔ اور اس کو معلوم کرایا جاتا ہے۔ کہ تجھ پر فرد جرم لگایا گیا۔ یہ اس پر عصر کا وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے سورج کی روشنی مین کمی آگئی ہے اور اس کے نور کی روح کھینچ لی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ وقت ہے جب کہ اس کو آخری حکم سنایا گیا کہ تجھے اتنی مدت کی قید ہے۔ یہ وہ وقت کہ اس کا سورج بالکل ڈوب گیا۔ پھر وہ وقت ہے۔ کہ وہ قید خانہ مین داخل ہوگیا اور اس کے اندر بند کیا گیا۔ یہ وقت اس کے واسطے عشار کا وقت ہے کیونکہ تمام روشنی جاتی رہی اور چارون طرف سے اس پر تاریکی چھاگئی اور وہ قید خانے مین پڑا ہے۔ اس لمبی تاریکی کے بعد پھر فجر کا وقت آتا ہے۔ جب کہ وہ قید خانہ سے رہائی پانے لگتا ہے اور دوبارہ اس پر روشنی کا پرتوہ پڑتا ہے اور اس کے ارد گرد نور چمکتا ہے۔ یہ پانچ اوقات انسان کے حال پر لازم رکھے گئے ہین اور ان پانچون حالتون کی یاد مین جو کہ اس پر آنے والی ہین۔ وہ روزانہ خدا تعالےٰ کے حضور مین دعائین کرتا ہے کہ وہ ان مشکلات سے بچایا جاوے۔

رکوع سجود

یہ پانچ نمازون کے اوقات کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ رکوع اور سجود مین انسان کے عجز تضرع اور انکسار کا ایک نقشہ ہے کہ جب انسان حالت فنا پر پہنچتا ہے۔ تو وہ خدا کے آگے سر رکھ دیتا ہے۔ مگر یہ باتین صرف تقریر اور الفاظ کے ساتھ تعلق نہین رکھتین۔ جو چاہے اس کو آزمائے اور دیکھے کہ اس کے نتایج کیا ہوتے ہین۔ وہ بڑا بدقسمت ہے۔ جو اس نسخہ کو آزما کر نہین دیکھتا اور اس سے فایدہ حاصل نہین کرتا۔

توکل علی اللہ

انسان کو چاہیے کہ کبھی مشکل یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا تعالےٰ کے حضور مین کھڑا ہو جاوے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے اور وہ حلیم ہے اور علیم ہے اور حکیم ہے کوئی اس کے سوائے یار اور مددگار نہین۔ آج کل کے ناقص اور نادان لوگ بیماری کے وقت طبیب کی طرف دوڑتے اور مقدمہ کے وقت وکیل کی طرف جاتے۔ مگر اپنی کوشش اور بھروسہ کے ساتھ کوئی خانہ خدا کے واسطے وہ نہین رکھتے۔ گویا خدا تعالےٰ کو ان امور مین کوئی دخل ہی نہین۔ مومن وہ ہے۔ جو سب سے اول خدا کا خیال اپنے دل مین لاوے اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے۔ مگر لوگون کا خیال ہے۔ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے پر دل مین کچھ نہین رکھتے۔

وہ غنی ہے

اگر خدا تعالیٰ کی طرف انسان جھکے۔ تو وہ رحم کرتا ہے۔ لیکن جب انسان لاپرواہی کرے تو وہ غنی بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم

لوگون کو کہدے اگر تم دعا نہ کرو۔ تو میرے ربّ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ بے شک وہ کریم رحیم اور حلیم ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے۔ دیکھو تمہاری آنکھون کے سامنے طاعون سے ہزارون لاکھون ہلاک ہوگئے۔ پھر زلزلہ سے ہزارون لاکھون تباہ ہوگئے۔ خدا کو پرواہ نہین کہ کسی کا بچہ یتیم رہ جاتا ہے یا کسی کی بڑھیا بیوہ رہ جاتی ہے۔ دیکھو نوح کے زمانہ مین لوگ کس قدر غرق ہوئے اور لوط کے زمانہ مین کس قدر تباہ ہوئے۔ خدا وہی خدا ہے اور انسان ویسے ہی انسان ہین۔ جب کسی طرح انسان باز نہ آئے اور حق کو نہ ملنے۔ تو آخر کار خدا کا قہر نازل ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ فلان شخص آپ کا مرید تھا اور وہ طاعون سے مرگیا۔ مین کہتا ہون کہ طاعون خود اس کے اندر تھی۔ صرف بیعت کے کرنے سے یہ نہین ہوتا کہ اس نے تمام باتون کو قبول کرلیا ہے۔ خدا ظالم نہین۔ وہ اپنے سچے بندون کو محفوظ رکھتا ہے اور ان کے واسطے تمیزی نشان پیدا کرتا ہے اور دوسرون کے حال مین اور ان کے حال مین ایک ظاہر فرق رکھہ دیتا ہے۔ جس سے وہ پہچانے جاتے ہین۔ تعجب ہے کہ وہ لوگ جو حقیقت سے بے خبر ہین اعتراض کرتے ہین۔ کہ فلان شخص تو آپ کی بیعت بھی کر آیا تھا۔ پھر وہ کیون ہلاک ہوگیا۔ مگر وہ نہین جانتے۔ کہ حضرت نوح کے بیٹے کے ساتھ کیا گذری تھی۔ حالانکہ حضرت نوح نے خاص طور پر اپنے بیٹے کے واسطے سفارش بھی کی اور عرض کی کہ وہ میرا اہل ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے یہی کہا کہ تو جاہل مت بن وہ تیرا بیٹا نہین ہے وہ مرتد تھا۔ بہت لوگ بظاہر جماعت مین داخل ہو جاتے ہین۔ مگر دراصل چھپے ہوئے مرتد ہوتے ہین۔ خدا تعالیٰ ان کو آزماتا ہے اور وہ تھوڑی سی بات پر رہ جاتے ہین اور ان کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کئی ایک خط ہماری پاس بھی آتے ہین اور جاہل لوگ بیعت کنندون کو بہکاتے ہین۔ کہ تمہاری بیعت سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ جب کہ تمہارے گھر مین کوئی بیٹا بھی پیدا نہ ہوا۔

کیا خدا نے مجھے اسواسطے بھیجا ہے کہ مین لوگون کو بیٹے دیا کرون۔ خدا تو اب یہ چاہتا ہے۔ کہ دین درست ہو جاوے اور بیٹون کے خیال بھی جلتے رہین۔ نہ کہ لوگ مرید ہو کر آزمائش کیا کرین کہ بیٹے پیدا ہوتے ہین یا کہ نہین۔ خدا تو فرماتا ہے کہ

انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے واسطے فتنہ ہین۔ یہ بیوقوف لوگ اس طرح خدا تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہین اور وہ سچے مسلمان نہین جو ان باتون کے پیچھے پڑتے ہین۔ باوا فرید کا ذکر ہے کہ ان کا بیٹا مرگیا تو کسی نے ان کو خبر دی۔ اونہون نے جواب دیا کہ سگ بچہ مردہ است دفن کنید۔ **پورا مومن وہ ہے جو باوجود اولاد کے بے اولاد اور باوجود بیوی کے ہونے کے مجرد ہو اور باوجود مال رکھنے کے فقیر ہو اور باوجود دوستون کے ہونے کے اکیلا ہو۔** خدا نہین چاہتا کہ کوئی اس کا شریک ہو۔ لوگ شرک کے لفظ کو محدود کرتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ بتون کی پوجا کرنا ہی شرک ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز جو خدا کے سوائے ہے۔ اس کے ساتھ دل لگانا شرک مین داخل ہے۔ بہت لوگ اس قسم کے ہین۔ کہ اگر بیعت کے بعد ان کی بیوی مرجائے یا بچہ مرجائے یا مال مین نقصان ہو تو وہ ٹھوکر کھاتے ہین۔ خدا تعالےٰ روز ازل سے جانتا ہے کہ یہ لوگ بیعت مین داخل نہین۔ ہر ایک سمجھ لے۔ کہ جو ایسا چاہتا ہے۔ وہ آج ہی نکل جاوے۔ یہ دنیا ختم ہونیکو ہے۔ اس کے آگے ایک جہان ہے۔ جو کہ ختم ہونے والا نہین۔ جو شخص اس دنیا مین ہی ان چیزون سے جدا ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو غریب بنالیتا ہے۔ وہ خدا کو پالیتا ہے۔ خدا ظالم نہین۔ جو لوگ درحقیقت خدا کے واسطے دنیا کو چھوڑ دیتے ہین۔ خدا تعالےٰ انہین دنیا بھی دیتا ہے پس تم خدا کے واسطے مال کی خواہش چھوڑ دو اور

اس کیواسطے اولاد کے خیال کو نہین جانے تو تم کو خدا مال اور اولاد سب کچھ دیگا۔ وہ سب کچھ دیتا ہے۔ مگر وہ نہین چاہتا کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ عقلمند خدا پر ایمان لانے والا اس بات کو پہچانتا ہے۔ کہ اصل جڑ توحید ہی ہے۔ آئے دن خدا اور رسول پر طعن مارنے والا آدمی اچھا نہین۔ جو تکلیف تجھے پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کے سبب سے ہے۔ ہان صادق پر بھی بلا آتی ہے۔ مگر وہ بلا برنگ ایلام نہین آتی بلکہ برنگ انعام آتی ہے اور اس سے صادق کے درجات بڑھتے ہین صادق بلا کے وقت ایسا نہین ہوتا کہ تعلق توڑنے کو طیار ہو جاوے بلکہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ہان جن لوگون کے دلون مین پہلے ہی سے بیماری ہوتی ہے ان کی بیماری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ **خدا کی جماعت مین داخل ہو کر خدا پر احسان مت رکھو بلکہ خدا کا احسان تم پر ہے**۔ وہ قادر ہے۔ چاہے ایک کو فنا کرے اور دوسرے کو اس کی جگہ لاوے۔ یہ زمانہ لوط اور نوح کے زمانہ کی مانند ہے اور اب بھی خدا نے ان کو سمجھانے کے واسطے ایک آدمی بھیجا ہے۔ تاکہ یہ سمجھ جاوین اور عذاب سے بچ جاوین اور ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔

ضرورت امام

یہ غلطی ہے اگر کوئی کہے کہ لوگ خود بخود سمجھ سکتے ہین۔ امام کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا مین یہود تھے۔ ان کے پاس خدا کی کتاب موجود تھی اور وہ نبیون کو مانتے تھے۔ مگر باوجود کتاب کے ہونے کے وہ معاصی مین گرفتار ہوئے اور فسق و فجور مین غرق ہوئے اور ان سے بانسہ آگے سوائے ان لوگون کے جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اسلام کو قبول کر لیا۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے۔ کہ قوت آسمان سے اُترتی ہے۔ بدی سے روکنے کے واسطے خدا تعالیٰ کسی کو بھیجتا ہے۔ وہ اس نور کے ذریعہ سے جو اُسے خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ ایک جماعت بناتا ہے پُرانے یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موجود تھے۔ وہ کسی کو راہ راست پر نہ لا سکے۔ لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے چند سالون مین مشرق سے مغرب تک اپنا اثر دکھایا اور لوگ بدیون کو چھوڑ کر نیکیون کے اختیار کرنے مین مستعد ہو گئے۔ یہودیون کے پاس وہ ہزار سال سے خدا کی کتاب توریت موجود تھی باوجود اس کے وہ بندے کے بندے ہی رہے۔ سنت اللہ یہی جاری ہے کہ ایسے وقت مین خدا کا مرسل ضرور آتا ہے۔ دیکھو جب خزان کا وقت آتا ہے اور کل پتے درختون سے گر جاتے ہین نہ پھل رہتا ہے نہ پھول رہتا ہے۔ درخت ایسے ہو جاتے ہین کہ گویا کاٹنے کے قابل ہین۔ خوش بو کے عوض اُن سے بدبو آتی ہے اور خوش شکلی کے عوض بدصورتی نظر آتی ہے۔ اس وقت تم سمجھو اب بہار کا وقت قریب آگیا ہے۔ جس طرح جسمانی عالم ہے۔ اسی طرح روحانی عالم بھی ہے۔ روحانی عالم پر جب خزان کا وقت آتا ہے۔ تو لوگون کے اقوال خراب ہو جاتے ہین۔ اعمال بگڑ جاتے ہین۔ ایمان کے پتے اور پھل اور پھول سب گر جاتے ہین۔ اس وقت سمجھنا چاہیے کہ اب بہار کا وقت بھی آگیا ہے۔ سچے نبی کا یہ نشان ہے کہ اُس کے وقت سے پہلے خزان ضرور ہوتا ہے اس لحاظ سے قرآن شریف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت پورے طور سے دیا ہے۔

ثبوت رسالت محمدیہ

مین نے توریت پڑھی ہے۔ انجیل بھی دیکھی ہے۔ کسی کتاب نے اس قسم کا ثبوت نہین دیا۔ قرآن شریف کو تدبر سے پڑھنے والے سمجھتے ہین۔ کہ جتنے قصے پہلے زمانون کے شریرون اور بدکارون کے اس مین درج ہین۔ اُن سب مین یہ اشارہ ہے کہ یہ تمام مفاسد اس وقت بھی دنیا کے اندر موجود ہین۔ پہلے زمانہ مین جہان ایک یا دو بداعمال کی وجہ سے رسول کے آنے کی ضرورت ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین وہ تمام بداعمالیان یکجائی طور پر جمع ہو گئی تھین۔ تو پھر رسول کی ضرورت کیون کر نہ پڑتی۔ اللہ تعالیٰ ایک حجت پیش کرتا ہے۔ کہ جب متفرق بداعمالیان جو کسی کسی زمانہ مین ہوا کرتی تھین ان کا فساد تھوڑا تھا ان کے واسطے رسول کی ضرورت پڑی تو جب اُن سب کا مجموعہ ایک ہی وقت مین ہو گیا تو اس وقت کیسے ذی شان نبی کی ضرورت تھی وہ ایسا زمانہ تھا۔ کہ جاہل اپنی جہالت مین حد سے گذر چکے تھے اور اہل کتاب بھی بگڑ گئے تھے اُس وقت کچھ ہوا ہی ایسی چلی تھی ویانندنے بھی گواہی دی کہ اُس وقت ہندوستان مین بُت پرستی کا بڑا زور ہو رہا تھا۔ ایسی عالمگیر خرابی کے وقت مین آنحضرت کے ظہور کی کس قدر ضرورت تھی اسوقت خزان کی ایسی ہوا چل رہی تھی۔ کہ اس نے نہ کسی درخت کو چھوڑا تھا اور نہ کسی پھل یا پھول کو بغیر گرنے کے رہنے دیا تھا۔ اس وقت کی ضرورت کے موافق آن حضور پیدا ہوئے۔ یہ آپ کا پہلا معجزہ تھا اور آپ کا دوسرا معجزہ یہ تھا کہ ایسے وقت مین آئے جب کہ لوگ مردار کھاتے تھے۔ چوری کو جائز سمجھتے تھے بلکہ فخر قرار دیتے تھے اور پتھرون کی پوجا کرتے تھے ایسے لوگون کی وہ اصلاح کی۔ کہ آپ کے مخالف کفار بھی آج تک گواہی دیتے ہین۔ کہ اصلاح کرنے مین ایسی کامیابی کبھی کسی مصلح کو نصیب نہین ہوئی۔ قرآن شریف نے اس ضرورت کو خود بیان کیا ہے۔ اگر اس مین کچھ خلاف واقع ہوتا تو اس زمانہ کے لوگ مخالفت کرتے اور کہتے کہ یہ بات درست نہین ہے جو زمانہ مفاسد کا آنحضرت کو ملا وہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کبھی کسی نبی کو نہین ملا تھا۔ جیسی اس وقت خزان تھی۔ ویسی ہی بہار آئی۔ اور جو اصلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوئی ویسی پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھی تھی۔ آنحضرت صلعم کے قریب ہی حضرت عیسے کا وقت تھا جنہون نے بارہ آدمی طیار کئے تھے۔ اُن مین سے بھی ایک نے پکڑوا دیا۔ اور ایک نے آخری وقت جن منہ پر لعنت کی۔ اور باقی سب بھاگ گئے۔ اُن کے بالمقابل آنحضرت کے صحابہ کو دیکھو کہ انہون نے اپنی گردنین نبی کی خاطر بھیڑ بکریون کی طرح خوشی سے کٹوا دین۔ جو شخص تدبر کرنے والا ہو۔ اس کے سمجھانے کے واسطے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دو معجزے کافی ہین۔ اللہ تعالیٰ نے پہلون کے فساد شمار کئے ہین تو یہ امر بے ہودہ نہین۔ اس مین ایک دلیل ہے۔ کہ ایسے وقت مین نبی کا آنا ضروری تھا۔

زمانہ دجال

ایسا ہی اس زمانہ کی حالت بھی ایک مصلح کو چاہتی ہے۔ اس وقت کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمانون کی اندرونی حالت مین تغیر نہین آگیا۔ جیسا اندرونی حالت قابل افسوس ہے۔ ایسا ہی بیرونی حالت بھی قابل افسوس ہے۔ پہلے دنون مین اگر اسلام کے اندر ایک شخص کہین مرتد ہوتا تھا۔ تو ایک قیامت بپا ہو جاتی تھی۔ اب یہ حال ہے۔ کہ دو چار روپے کے لالچ پر لوگ اسلام کو چھوڑ کر گرجاؤن مین داخل ہوتے ہین اور بعض نادان ہندو آریہ بن جاتے ہین۔ اندرونی

حالت یہ ہے کہ معاملات مین ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہین۔ اگر کسی سے قرض لیتے ہین تو پھر دینے کا نام نہین لیتے۔ طرح طرح کے معاصی اور فسق و فجور مین گرفتار ہین کیا یہ زمانہ اس لائق تہا کہ خدا چپ کر رہتا اگر اس وقت خدا چپ کرتا۔ تو کوئی اور عذاب نازل ہوتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بڑا رحم کیا کہ اس نے اپنا رسول بھیجدیا۔ پر اگر لوگ توجہ نہ کرین۔ تو یہ بھیجنا ان کے واسطے بے کار ہے اور خدا کا عذاب سر پر کھڑا ہے دیکھو لوط نبی زندہ تہا کہ اس کی قوم پر عذاب آیا اور موسےٰ زندہ تہا کہ فرعون پر عذاب آیا بلکہ بنی اسرائیل پر عذاب آیا حالانکہ نبی ان کے ساتھ تھا۔ اس پر خوش نہ ہو۔ کہ مرسل تمہارے پاس ہے پھر تمہین کسی چیز کی ضرورت نہین۔ یہ ایک بڑا دہوکہ ہے اور اس مین ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ خدا کسی کی پرواہ نہین کرتا۔ اسلام تو یہ چاہتا ہے کہ تمام نفسانی جذبات پر موت طاری ہو کر ایک نئی زندگی تم حاصل کرو۔ اور خدا کے ساتھ ایک نیا تعلق پیدا کرو۔ خدا تعالےٰ نے اس وقت بہت سے نشانات دکھاکر متنبہ کر دیا ہے تاکہ تم باز آجاؤ۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ آیندہ زمانہ ایک ردی زمانہ آتا ہے اس مین خدا تعالےٰ کے قہری نشانات طاعون زلزلے اور مرضیت کے ذریعہ سے ظاہر ہون گے جن کا علم نہین۔ کہ کیا کیا ہون گے۔ ہر ایک چہپلے تبدیل کرتا ہے۔ اس پر بڑی توقع ہو سکتی ہے۔ اس وقت ان باتون کو دلون مین بٹھاؤ اور یہان سے اٹھنے سے پہلے تبدیلی کرو۔ تب خدا تم پر رحم کرے گا۔ جب مصیبت آجاوے اور اجل مقدر وارد ہو جاوے۔ تو پھر دعا کیا۔ چاہئے کہ ابھی سے دعا کرو جب کہ مصیبت ابھی وارد نہین ہوئی۔ تمہارے واسطے وہی نماز ہے وہ قبلہ ہے

فضائل قرآن

اور وہی قرآن ہے۔ قرآن شریف کو تدبر سے پڑہو۔ جو شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے۔ سب کچھ چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف مین سب باتین موجود ہین۔ اول آخر کے لوگون کا اس مین ذکر موجود ہے۔ وہ معارف سے بہرا ہوا ہے اور عین اعتدال کا مذہب ہے۔ فطرت انسانی کی ہر ایک شاخ اور اس کے ہر ایک پہلو کا علاج اس مین درج ہے۔ انجیل مین تہوڑی سی باتین ہین۔ جو اس زمانہ کی ایک خاص قوم کے واسطے ضروری تھین لیکن قرآن شریف نے تمام بدیون کو بیان کیا ہے اور ساتھ ہی ان کا علاج بھی کر دیا ہے۔ یہی قرآن کافی ہے۔ اس کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہو اور دعا کرو کہ خدا تمہین اس پر قائم رکھے۔

روزہ

صلوٰۃ کا مین پہلے ذکر کر چکا ہون۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی مین جو کہ ان عبادات مین ترمیم کرنا چاہتے ہین۔ وہ اندھے ہین اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہین ہین۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہین۔ یہ لوگ جس عالم مین داخل نہین ہوئے اس کے معاملات مین بےہودہ دخل دیتے ہین اور جس ملک کی انہون نے سیر نہین کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹھی تجویزین پیش کرتے ہین۔ ان کی عمرین دنیوی دہندون مین گذرتی ہین۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہین۔ کم کہانا اور بھوکھ برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہین جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہین کہ انسان بھوکہا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر مین بہت مشغول رہنا چاہئے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رمضان شریف مین بہت عبادت کرتے تھے ان ایام مین کہانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتون سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہین کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قوتین تیز ہوتے ہین۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہین

حج

ایسا ہی ایک عبادت حج کی ہے مگر حج ایسا نہین چاہیئے۔ کہ حرام حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو۔ اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے اور اس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلاتے جاوین وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ مین حج کر آیا ہون۔ خدا تعالےٰ کا جو مطلب حج سے ہے۔ وہ اس طرح پورا نہین ہوتا

اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی مین غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا دل قربان کر دیتا ہے او بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیساکہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے۔ اس کا طواف بھی نہین ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گہومتے ہین۔ گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہین رہی وہ اس کے گرداگرد قربان ہو رہے ہین۔

زکوٰۃ

ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ بعض لوگ زکوٰۃ تو دیتے ہین مگر اس بات کا کچھ خیال نہین رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی سے ہے۔ دیکھو اگر ایک کتا ذبح کیا جاوے اور اس کے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جاوے۔ ایسا ہی ایک سؤر لوازمات ذبح کے ساتھ مارا جاوے تو وہ کیا کتا یا سؤر حلال ہو جاویگا وہ تو بہرحال حرام ہی ہے۔ زکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے اس کے ذریعہ سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے اور پھر اس کو دین کے راہ مین خرچ کرتا ہے۔ انسانون مین اس قسم کی غلطیان ہین کہ اصل حقیقت کو نہین پہچانتے ایسی باتون سے دست بردار ہونا چاہئے۔ ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہین مگر اپنی غلطیون سے لوگ کہین کے کہین چلے جاتے ہین۔ انسان کو اپنے اعمال پر فخر نہین کرنا چاہئے اور نہ خوش ہونا چاہئے۔ جب تک ایسا ایمان خالص حاصل نہ ہو جاوے کہ انسان کی عبادت مین خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔ اور اس کو اعمال صالح حاصل نہ ہو جاوین مال کے ساتھ محبت نہین چاہئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ تم ہرگز نیکی کو نہین پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزون مین سے اللہ کے راہ مین خرچ نہ کرو۔

جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آج کل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو اس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہین اور اُس زمانہ مین اللہ تعالیٰ کی راہ مین جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے۔ کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ مین جان قربان کردین۔ کیا تم مین کوئی ایسا ہے۔ حلفاً بیان کرو خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی مُسلمان نہین ہوتا جب تک اسوہ حسنہ پر نہ چلے۔ مگر اس کے واسطے توفیق اللہ تعالےٰ سے ملتی ہے۔ صرف باتون سے اور ظاہر داری سے یہ بات حاصل نہین ہوتی اگر کھرے سونے کی بجائے کوئی شخص پیتل لیجائے تو وہ پکڑا جاوے گا اور اس کو ہتھکڑی لگائی جاوے گی اور قید خانہ مین ڈالا جاویگا۔ جو شخص خدا کو چاہتا ہے۔ وہ تمام دنیوی خواہشات سے ننگا ہو جاوے۔ اور حرص و ہوا کو بالکل چھوڑ دے۔

کاروبار دنیا مین یہ نہین کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار کو چھوڑ دو۔ مین تاجر کو اس کی تجارت سے منع نہین کرتا اور زمیندار کو اس کی زمین کی کاشت اور حفاظت سے نہین روکتا اور حرفہ والے کو اُس کے حرفہ سے باز رہنے کا حکم نہین دیتا۔ پر مین کہتا ہون کہ ایسے بنو کہ

دل بایار دست در کار

اللہ تعالےٰ اپنے ان بندون کی قرآن شریف مین تعریف کرتا ہے۔ جن کو کوئی تجارت وغیرہ اس کی یاد سے نہین روک سکتی۔ اول ایمان کا ہونا ضروری ہے اور پھر اس کے ساتھ اعمال نیک چاہئین۔ یہی دست آویز فخر کی انسان کے واسطے ہو سکتی ہے۔

خواب بین افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ ایمان اور اعمال کی طرف توجہ نہین کرتے اور صرف خوابون پر زور دیتے ہین اور اس بات پر فخر کرتے ہین۔ کہ ہم کو خوابین آتی ہین اور وہ سچی نکلتی ہین۔ یہ بھی ان لوگون کے واسطے ایک ابتلا ہے۔ یاد رکھو کہ قیامت کے دن کوئی شخص اس وجہ سے نجات نہین پائیگا کہ وہ اپنی خوابون کے دو چار ورق پیش کر دیگا یہ حالتین قابل فخر نہین ہوتین بعض چورون کو بھی خوابین آجاتی ہین۔ کہ فلان موقعہ چوری کے واسطے عمدہ ہے۔ بڑے بدکارون اور کنجرون کی بھی بعض خوابین سچی ہو جاتی ہین۔ مین نے دیکھا کہ ایک خاک روبہ خواب سنایا کرتی تھی اور ان کا سچا ہو جانا بیان کیا کرتی تھی۔ مگر یہ باتین قابل فخر نہین ہوتین۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ جن امور کے واسطے مین مامور ہون یعنی قرآن شریف کی مطابعت وہ مجھے حاصل ہو گئی ہے یا کہ نہین۔ خدا تعالےٰ کے راہ مین قربان ہو جاؤ۔ حقوق اللہ بجالاؤ اور حقوق العباد بھی بجالاؤ۔ کسی قسم کی ریاکاری۔ خیانت اور عُجب تم مین نہ رہے۔ محض اتباع مین مصروف ہو جاؤ۔ اسی مین نجات ہے۔ خوابون کے ذریعہ سے کوئی شخص نجات نہین پاسکتا۔ یہ طریق بُرا نہین۔ مگر اس کی بد استعمالی نقصان رسان ہے۔ بیمار کو چاہیئے کہ اول اپنا علاج کرائے۔ اگر ایک بیمار اپنا علاج نہ کرے۔ اور چند قصّے سننے لگے۔ تو اس سے وہ اچھا نہ ہو جائیگا ایک شخص جو اپنی خراب صحت کے سبب دو چار روز مین مرنے والا ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ مین امریکہ کی سیر کے واسطے جاتا ہون۔ تاکہ دنیا کے عجائبات دیکھ لون تو یہ اُس کی نادانی ہے۔ اس کو تو چاہیئے کہ اول اپنا علاج کرائے۔ جب تندرست ہو جائے۔ تو پھر سیر بھی کر سکتا ہے۔ حالت بیماری مین تو سیر و سیاحت اور بھی نقصان رسان ہوگی۔ ہان الہام اور وحی دراصل ان کے واسطے ہے جو کامل اتباع کے ساتھ اول خدا تعالےٰ کے ہو چکتے ہین اور غیر اللہ کی آواز سن ہی نہین سکتے اور خدا کے سوائے کسی کی وقعت ان کے دلون مین نہین وہ خدا کے ساتھ دیکھتے اور خدا کے ساتھ سنتے ہین جب وہ محض خدا کے ہو جاتے ہین اور خدا ہی کی سنتے ہین۔ تو پھر خدا تعالیٰ ان کو اپنی باتین سناتا رہتا ہے۔ ایک کان جو ہزارون طرف لگا ہوا ہے اور شرک کے ساتھ بھرا ہوا ہے اور جذبات نفسانی اور ہوا و ہوس کی متابعت مین پُر ہے وہ کیونکر خدا کے کلام کو سن سکتا ہے درحقیقت وحی اور الہام پانے والی وہ قوم ہوتی ہے جو اپنا سب کچھ ذبح کر کے صرف خدا کے ہو رہتے ہین۔ تب وہ خدا کی باتین سنتے ہین۔ اور اس کو دیکھتے ہین۔ جب اس مقام پر کوئی شخص پہنچتا ہے اور محض فنا کا رتبہ حاصل کرتا ہے۔ تو پھر سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ تب وہ پھل پھول لاتا ہے اور عمر پاتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے نفس مین پوری پاکیزگی نہین رکھتے اور پھر خوابون کی خواہش رکھتے ہین اور الہامات کی طرف اپنا دل لگاتے ہین۔ ان کو حدیث النفس اور اضغاث احلام کے سوائے کچھ حاصل نہین ہوتا اور ان کی مثال اُس عورت کی سی ہوتی ہے۔ جو حاملہ عورتون کے ہان بچے دیکھکر اور ان کے گھر کی خوشی کو دیکھ کر چاہتی ہے۔ کہ اس کو بھی حمل ہو جاوے اور اسی خواہش اور خیال مین دن رات غرق رہتی ہے یہان تک کہ اس کم بخت کو ایک بیماری ہو جاتی ہے جس کو مرض رجا کہتے ہین۔ اس مرض سے ایک جھوٹا حمل نمودار ہوتا ہے۔ پیٹ ہر روز بڑھتا جاتا ہے اور وہ عورت خیال کرتی ہے کہ مجھے حمل ہے۔ اِس مرض کی عمر بھی نو ماہ ہوتی ہے۔ جب نو ماہ پورے ہوتے ہین۔ تو آخر ایک مشک پانی کی نکل جاتی ہے اور بس۔ جب تزکیہ نفس نہ ہو تب تک انسان کو کچھ حاصل نہین ہو سکتا اور اس وقت تک کوئی شخص ایک رتی عزت کے لائق نہین عزت سب اور قوت خدا کے لئے ہے۔ جب انسان خدا کا بنتا ہے۔ تو ہزارون برکات اس پر نازل ہوتے ہین۔ لوگ اُس سے نفرت کرتے ہین۔ مگر خدا تعالیٰ اس کی عزت کرتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کے واسطے دشمنون نے کتنا زور لگایا۔ مگر وہ سب ناکام رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت مین آپ کی قبولیت اور نصرت الٰہی اور نشانات اور خزان کا وقت اور اس کے بعد آنحضرت صلعم کے زمانہ مین بہار روحانی کا آنا موجود ہو گئے تھے لیکن جو لوگ خدا کی طرف سے نہین آتے اُن کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو کہ ایک مردار پر بیٹھا ہے وہ اس مردار سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ جو شخص خدا کے پاس سے آتا ہے وہ حی و قیوم خدا سے سب کچھ پاتا ہے۔ تمام وعدے جو اس کے ساتھ کئے جاتے ہین وہ پورے ہو جاتے ہین جب تک خدا تعالےٰ کے وعدے جو اس کے ساتھ ہوتے ہین پورے نہ ہو لین تب تک وہ مرتا نہین اور اس کے سلسلہ مین کچھ کمی نہین آتی۔

نصیحت مین پھر نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو لیکن

بدیون کا چھوڑ دینا کسی کے اپنے اختیار مین نہین ہے۔ راتون کو اٹھا اٹھ کر تہجد مین خدا کے حضور دعائین کرو۔ وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ خلقکم وما تعملون پس اور کون ہے جو ان بدیون کو دور کر کے نیکیون کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہین۔ تم ایسے مت بنو۔ کئی خطوط میرے پاس آتے ہین وہ لکھتے ہین کہ ہم نے بہت نماز وظیفہ کیا مگر کچھ بھی حاصل نہین ہوا ایسا آدمی جو تھک جاوے۔ نامرد اور مخنث ہے۔ یاد رکھو ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جو جلد گھبرا جاوے وہ مرد نہین۔ کسی کی پرواہ نہ کرو خواہ جذبات نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش مارین پھر بھی مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا رحیم کریم اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضایع نہین کرتا تم دعامین مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ۔ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہو جاتا ہے۔ وہ خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتون کو بھی حکم کر سکتا ہے۔ کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جاوین۔ دیکھو۔ دعا کے ساتھ عذاب جمع نہین ہوتا۔ مگر دعا صرف زبان سے نہین ہوتی۔ بلکہ دعا وہ ہے۔ کہ ع

جو منگے سو مر رہے، مرے سو منگن جا

ہر ایک جو دعا کرتا ہے۔ اُسے ضرور دیا جاتا ہے۔ آپ تھکنا نہین چاہیئے اور بدظن نہین ہونا چاہیئے۔

اس جگہ آپ کی تقریر پوری ہوئی اور اس کے بعد آپنے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی۔ اس سے دوسرے دن کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار مین درج کی جاوے گی۔ (ایڈیٹر)

نمونہ مفت

بعض صاحبان کیخدمت مین یہ پرچہ بطور نمونہ کے ارسال کیا جاتا ہے۔ اگر اخبار پسند خاطر ہو۔ تو منظوری خریداری سے مطلع فرماوین اور قیمت مبلغ ملے روپے ارسال فرماوین یا نصف سال کی قیمت پیشگی ارسال فرماوین اگر منظور نہ ہو تو اس پرچہ کو پڑھ کر اور اس کے لطیف مضامین سے فایدہ اُٹھا کر اخبار کیواسطے دعا ہی کرین کہ اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کے سامان پیدا کرے والسلام

شعر و سخن

(یہ نظم اکمل صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور مین مسجد مبارک مین ۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو پڑھی)

معروضہ نیازمند محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

آتش فرقت محبوب نے جب گرمایا
جذبہ شوق زیارت مجھے پھر لے آیا

کیا کہون ہجر کی گھڑیان ہین گذارین کیونکر
دل شیدا کو تری یاد نے کیا تڑپایا

دل جو رہتا متوجہ بدیار محبوب
قبلہ دین کے لئے قبلہ نما بن آیا

مُرغ دل جو کہ تڑپتا ہی رہا کرتا تھا
قطب دوران کے لئے قطب نما بن آیا

پھوٹے وہ آنکھ نہ جسمین ہو ترا شوق دید
ٹوٹے وہ ہاتھ جو بیعت کو نہ تیری آیا

دل وہ کیا دل نہ ہو جس مین تری کچھ بھی اُلفت
سر وہ کیا سر ہے نہ جسمین ترا سودا آیا

یوسف مصر نبوت کے حضور اک نادار
اپنی کم مائگی کو لے کے خریدار آیا

دی صدا اَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ کی اس نے آکر
مَسَّنَا الضُّرُّ کی عرضی کو وہ لے کر آیا

میرا پیمانہ معارف سے خدارا بھر دے
کاسہ عجز لئے ایک سوالی آیا

کچھ پتہ اس کو بھی محبوب ازل کا دینا
ایک سرگشتہ وادی محبت آیا

اک جھلک اپنے سوالی کو بھی دکھلا دینا
اُسی محبوب کی جسکا تو نشان بن آیا

کونسی راہ سے دلبر کی طرف جاتے ہین
راستہ پوچھنے گم کردہ منزل آیا

تیری چہرے سے نظر آئے خدا کا چہرہ
حق نما آئینہ واللہ ہی ہے آیا

شپرہ چشمون کو دکھلائی وہ دیتا کیونکر
افق وحی پہ جو مہر رسالت آیا

قلزم عشق سے نکلے ہوئے سچے موتی ✻ ہدیہ کے طور پہ لیکر تیرا خادم آیا
آرزو وہی ہے تیری قدمون مین ہو کچھ مدت ✻ بس اسیواسطے پردیس مین اکمل آیا
اپنے مولیٰ سے یہی میری دُعا ہے دن رات ✻ بڑھتا جائے ترے سایہ مین یہ تن تو ہی خدا کا سایا۔

بدر خواتین

اِس سلسلہ مین سال گذشتہ کے پرچون مین تین بہنون کے مضامین شایع ہوتے رہے ہین۔ مسز اکمل۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب۔ بنت بابو غلام محمد صاحب جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس سال میرا ارادہ ہے کہ یہ سلسلہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو برابر جاری رہے۔ اگر کسی معزز خاتون کا مضمون نہ آیا۔ تو کوئی مضمون جو خواتین کے واسطے مفید اور دلچسپ ہو۔ درج ہوتا رہے گا۔

اصلاح طلب رسمین

(رقم زدہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسوم ختنہ

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب کسی قوم کے ادبار اور افلاس کے دن آتے ہین تو ان مین بدرسومات اور بدعات ایسی مروج ہو جاتی ہین کہ گویا ان کی پابندی مذہبی اصول اور فرائض سمجھی جانے لگتی ہے۔ مثال کے طور پر ختنہ کے فضول اخراجات کو لو۔ حالانکہ بغل وغیرہ کے بال منڈوانے ناخن کتروانے اور ختنہ کرنا یہ سب ایک ہی قسم کی سنتین ہین۔ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کر کے دکھا گئے اور ان پر عمل درآمد کرنے کا حکم دے گئے اور دونون سنتون کو معمولی سمجھ کر ختنہ کے اخراجات کو اس قدر بڑھایا کہ امیر تو سے علیحدہ۔ وہ تو آگے ہی ان شعرون کے مصداق ہین۔

زردار اڑاتے ہین پڑے عشق مین دولت
محتاج ہے بھائی تو پرواہ نہین کچھ بھی
ان باتون پہ کیا سنوریگی اسلام کی حالت
ان باتون پہ کیا کھوئیگا ادبار کو کوئی
منعم ہے سو مغرور مفلس سو گدا ہے۔

غریبون نے بھی اپنی جایدادین گروی رکھ کر ڈھول باجے آتشبازی کو فرض سمجھ لیا۔ ختنہ پر تو یہان تک فضول خرچی روا رکھی گئی۔ مگر دوسری سنتون کی بجا آوری کیوقت آپنے کبھی نہین سنا ہوگا کہ کسی نے ہزارون روپے خرچ کئے ہون۔ حیرانگی تو یہ ہے۔ کہ آپنے ختنہ پر بیہودہ خرچ کرنے

کی سمجھ میں آ کہان سے ؟ کیا رسول کریم فرما گئے یا صحابہ کرام اسی طرح ختنہ کر کے دکھا گئے ؟ نہین نہین - آپ اس بات کا ثبوت ہرگز پیش نہین کر سکو گے - جب فرقان حمید مین دنیا کا بہر کھلے لفظون مین فرما رہا ہے - انہ لا یحب المسرفین - اللہ اسراف کرنے والے کو دوست نہین رکھتا اور کئی دفعہ زکوۃ کے بارے مین چالیس روپے کے بعد ایک روپیہ دینے کا حکم دے رہا ہے - مگر آپ ہین کہ اپنے گاڑھے پسینون کی کمائیون کو بڑی بے دریغی سے بھنڈون اور کنجرون کے حوالے کر رہے ہین -

اے قوم ! غافل قوم !! غفلت کی پٹی آنکھون سے کھول اور دیکھ معصوم یتیم بچے بے کس اپاہج غریب بیوائین کس مپرسی کی حالت مین ہین - آہ اُن کی دردناک آہون نے آسمان کے جگر کو بھی تیرہ تاریک کر دیا ہے - ان بیچارون کے پاس اس جاڑے کے موسم مین نہ تن ڈھکنے کو کپڑا نہ پیٹ بھرنے کو روٹی ہے اور آپ صرف ختنون کی تقریبون پر اپنی دولتون کو ہٹے کٹے مسٹنڈے - میراسیون اور تماشہ گیرون کی نذرین گزرانو - ؎

ان کی کیا عزت ہے لوگو قوم ہے جن کی ذلیل
ان کو کیا راحت ہے جن کی قوم ہے خستہ حال

اے دولتمندو ! جاگو ! جاگو !! آؤ ان فضول رسمون کو چھوڑو - قوم کی حالت زار کا ملاحظہ کرو - اب بھی لاکھون روپے صرف بیٹون کے ختنون پر اڑانا کیا قرین قیاس ہے جبکہ مہدی اور مسیح خاص عنایت ایزدی سے ان بدعات کے دور کرنے کے واسطے آپ مین موجود ہے ان بد رسوم کو دور کرنے کے واسطے خدا نے اسے بھیجا ہے - اے عقل کے اندھو ! اگر اس وقت مہدی نہ آتا - تو پھر اور کون زمانہ اس کے آنے کا تھا - دیکھو اس نے کیسی ان بدعات کی بیخ کنی کی - اور اس کی جماعت نے بھی دنیا پر ایک نظیر قائم کر دی - کہ اسلام کسی رسم رسوم کی پابندی نہین سکھاتا -

سنو ! اگر آپ یہ سمجھے ہو کہ آپ کی اولاد جیسی نعمت غیر مترقبہ تماشہ گرون نے دی ہے تو بے شک ان کے نذرانے گذرانئے - اور اگر آپ کا یہ یقین ہے کہ خداوند دو عالم نے عطا کی ہے - تو پھر اس کا ثبوت یہی ہے - کہ ان روپیون کو اس جگہ خرچ کرو جہان اس نے کرنے کا حکم دیا ہے - اور جو آخر کار تشکر یہ سب ہے کاش کہ نعید مین کچھ بھی مذہب کی بو ہوتی - تو مسلم ہو بیٹھا کہ

اسلام ایک سیدھا سادا مذہب ہے - جو ذرہ ذرہ بھر بھی تکلیف پسند نہین - اور ہر ایک لغو حرکت سے بچاتا ہے مسلمانو ! آپ بے ہودہ رسم رسوم کے دالہ و شیدا ہو گئے - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی خوشہ چین قومین سبقت لے گئین - اور آپ کو ذلت اور رسوائی کے دن دیکھنے پڑے - مگر خدائے رحمان کے دریائے رحمت نے جوش مارا - کیونکہ وہ نہین چاہتا - کہ اس کے محبوب کے مذہب کا نام بالکل مٹ جاوے - اس نے اپنے خاص فضل سے اپنا ایک برگزیدہ امام بھیجا کہ اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو بچائے - مگر آپ کو حسد نے اندھا بنا دیا - اب تعصب کچھ بھی سمجھنے نہین دیتا - اسی واسطے خدا کے ناشکر ہو کر اس سے برگشتہ ہوئے پھرتے ہو - مگر یاد رکھو کہ جب تک اس امام برحق کی پیروی نہ کرو گے کچھ بھی ترقی نہین کر سکو گے -

اے رئیسو ! جاگیردارو ! اور دولتمندو یہ غفلت کی نیند کب تک آپ کے سر پر سوار رہیگی - اور کب تک ان اشعار کے مصداق بنے رہو گے - ؎

زرداروں کا یہ حال ہے جاہل ہو کہ دانا
سمجھتے ہین پڑے مست ہے دھکفنگ شب و روز
ڈومون کی ہے تعظیم بڑون سے بھی زیادہ
لٹتے ہین پڑے دولت اور رنگ شب و روز
گانا بھی تعلیم بجانا بڑا گُن
بس اُڑتا ہے لنگرہ سا رنگ شب و روز
یان راگ ہے دنرات وہان رنگ شب و روز
یہ مجلس اعیان ہے وہ بزم شرفا ہے

آؤ ! خدا را میراسیون کنجرون سے نظرین ہٹا لو آج تک بہتیری دولت اُٹھا چکے - اپنے پیارے مذہب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس کے سادہ اور خوش نما اصول پر عملدرآمد کر کے فلاح دارین حاصل کرو اور خدائے عز و جل کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرو - جس نے آپ کی غلطیون کی اصلاح کرنیوالا جلدی بھیج دیا -

اے قادر توانا خداوند اپنے پیارے محمدؐ اور سچے مسیح کی طفیل ان دولتمندون کی آنکھون سے پردے اُٹھا دے اور ان کے دلون مین قومی درد پیدا کر اور انہین بینائی والی آنکھین عطا کر تاکہ وہ تیرے فرستادہ کے پیرو بن کر فضول خرچیون سے بچ جاوین - آمین ثم آمین - آلہی میری باتون مین تاثیر دے شاید کہ مدت کے سوئے ہوئے جاگ اٹھین امید ہے کہ میری احمدی بہنین میری تائید کرینگی -

المفتی

گذشتہ سال مین ضروری مسائل کا کالم برابر جاری نہین ہوتا رہا لیکن اب ارادہ ہے - انشاء اللہ تعالے ایک کالم ہفتہ وار اس ضروری مضمون کو دیا جایا کریگا -

۲۱ - ۲۶ اگست ۱۹۰۶ء - میاں اسماعیل صاحب سکن ترگڑی کا ایک تحریری سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا - کہ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جایز ہے یا نہین - حضرت نے فرمایا - صدقہ کے واسطے مسلم یا غیر مسلم کی قید ضروری نہین - کافر محتاج مسکین کو بھی صدقہ دیا جا سکتا ہے - ایسا ہی دعوت کے واسطے بھی جایز ہے کہ تالیف قلوب کے واسطے غیر مسلم کو دعوت کی جاوے -

۲۲ - مذکورہ بالا صاحب کا ہی ایک اور سوال پیش ہوا کہ جہان ایک دفعہ نماز ہو جاوے - وہان اسی نماز کے واسطے دوبارہ جماعت ہو سکتی ہے - یا نہین -

فرمایا - اس مین کچھ حرج نہین - حسب ضرورت اور جماعت بھی ہو سکتی ہے -

۲۳ - جہلم سے آئے ہوئے ایک شخص نے سوال کیا کہ جہلم مین ایک حضور کا مرید ہے - وہ غیر احمدیون کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی کبھی ہمارا امام بننے کا بھی اس کو اتفاق ہوتا ہے - اس کے پیچھے نماز جایز ہے یا نہین -

فرمایا - جب کہ وہ لوگ ہم کو کافر قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ان کو کافر کہنے مین ہم غلطی پر ہین تو ہم خود کافر ہین تو اس صورت مین ان کے پیچھے نماز کیونکر جایز ہو سکتی ہے ایسا ہی جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے - جب تک توبہ نہ کرے - اُس کے پیچھے تم نماز نہ پڑھو -

تمباکو نوشی

۲۴ - ایک شخص نے سوال کیا کہ سنا گیا ہے کہ آپ نے حقہ نوشی کو حرام فرمایا ہے فرمایا ہم نے کوئی ایسا حکم نہین دیا کہ تمباکو پینا - مانند سور اور شراب کے حرام ہے - ہان ایک لغو امر ہے اور اس سے مومن کو پرہیز چاہیئے - البتہ جو لوگ کسی بیماری وغیرہ کے سبب مجبور ہون وہ بطور دوائی یا علاج کے استعمال کرین تو حرج نہین -

۲۵ - نبی بخش - ایک شخص نے سوال کیا کہ میرا نام نبی بخش ہی کیا یہ ضروری ہے کہ مین اپنے نام مین تبدیلی کر لون -

فرمایا - یہ ضروری نہین - نبی بخش کے معنے ہین کہ نبی کی شفاعت سے اور ان کے طفیل سے بخشا گیا آنحضرت صلعم کی شفاعت برحق ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے

بدرِ منوّر ۔ مورخہ ۲۴ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

اس سلسلہ مین پانچ سورتون کی تفسیر اخبار بدر مین چھپ چکی ہے ۔ الناس ۔ الفلق ۔ الاخلاص ۔ تبت اور النصر ۔ النصر کی تفسیر لکھنے کے بعد چند ہفتون کے اخبار مین تفسیر نہین چھپ سکی ۔ جس کا سبب کچھ تو اخبار کی مالی اور انتظامی حالت کے بعض مشکلات مین مصروفیت ہوا ۔ اور پھر ایک امر یہ در پیش آیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے خائف کیا کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ واری کا کام ہے اور مین اپنے مین اس کام کے واسطے نہ علمی لیاقت رکھتا ہون اور نہ عملی طاقت ۔ مذکورہ بالا سورتون کی جس قدر مین نے تفسیر لکھی ہے اس کے واسطے معلومات کا ذخیرہ مین نے اس طرح سے بہم پہنچایا ۔ اول کتب احادیث کے اس حصہ کو دیکھنا جس مین آیات قرآنی کی تفسیر ہو ۔ دوم ۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا ۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی ۔ تفسیر روح المعانی تفسیر کشاف ۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا جیسا کہ تفسیر لطائف البیان اور اعظم التفاسیر ۔ چہارم حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سُنی ہوئی یادداشتون سے فائدہ حاصل کرنا ۔ پنجم خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو ۔ تو اس کو شامل کرنا ۔ اس کے علاوہ خود بہت دُعا اور توجہ کے بعد مین یہ تفسیر لکھتا رہا ہون اور لکھنے کے بعد سورۃ الناس حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دکھا بھی لی گئی تھی ۔ مگر باقی سورتون مین یہ التزام نہین ہو سکا ۔ باوجود اس قدر احتیاط کے مین پھر بھی بہت ڈرا اور دُعا کی بعد مین نے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سے اس معاملہ مین مشورہ لیا ۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہئے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھلا لیا کرو ۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کیواسطے مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین عریضہ لکھا ۔ جس مین اپنی علمی اور عملی کمزوریون کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریدارون کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ مین حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا ۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب مین تحریر فرمایا ۔ "

السلام علیکم ۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگون کو نفع پہونچتا ہے مگر ضروری ہے ۔ کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کرین تا کہ غلطی نہو جاوے ۔ والسلام ۔ مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد مین نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون کہ وہ میرے گناہون کو معاف فرمائے ۔ میری کمزوریون کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنی پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرماوے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرماوے اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والون کیواسطے اپنی رضامندیون کے حصول کا ذریعہ بنائے اور ان کے علم اور معرفت اور عمل صالح مین ترقی عطا فرماوے ۔ آمین ثم آمین

سورہ کافرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ③

کہ اے کافرو ۔ نہین مین عبادت کرتا اسکی جسکی تم عبادت کرتے ہو ۔ اور نہ تم عبادت کرتے ہو اس کی جس کی مین عبادت کرتا ہون

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ④ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥

اور نہ مین عبادت کرنیوالا ہون اسکی جسکی تم عبادت کرتے ہو ۔ اور نہ تم عبادت کرنیوالے ہو اسکی جسکی مین عبادت کرتا ہون ۔ تمہارے لئے دین تمہارا اور میرے لئے میرا

* نٹ نوٹ ۔ ال کے معنے میرے ۔ کافر ۔ منکر

ترجمہ بامحاورہ تفسیری

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے - جس کی رحمت بلا مبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے - کہدے - اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہ سنو اے میرے منکرو - میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم کرتے ہو اور جس معبود (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں - اس کی تم نہیں کرتے اور مجھ سے تم یہ امید نہ رکھو - کہ کبھی تمہارے معبودوں کی عبادت کروں اور تمہاری حالت ایسی ہے کہ تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے نظر نہیں آتے - اس قدر اختلاف کے بعد اب فیصلہ آسان ہے کہ تم اپنے دین پر ہو اور میں اپنے دین پر ہوں - نتیجہ خود ظاہر ہو جاوے گا -

---

یہ سورہ شریف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی - اس میں چھ ۶ آئتیں اور چھبتیس ۲۶ الفاظ ہے اور ننانوے ۹۹ حروف ہیں -

---

سب سے اول میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تحریر فرمودہ عربی تفسیر زیر تالیف بمعہ ترجمہ اُردو اس جگہ لکھتا ہوں جو کہ میں نے صاحب موصوف کے عربی قلمی مسودہ سے نقل کی ہے -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم - سورۃ الکٰفرون - مکیۃ - اخرج الطبرانی و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان قریشاً دعت رسول اللہ علیہ وسلم الی ان یعطوہ مالاً فیکون اغنی رجل بمکہ و یزوجوہ ما اراد من النساء فقالوا ھذا لک یا محمد و کف عن شتم الھتنا ولا تذکر الھتنا بسوءٍ فان لم تفعل فانا نعرض علیک خصلۃ واحدۃ ولک فیھا صلاح - قال ما ھی قالوا تعبد الھتنا سنۃ و نعبد الھک سنۃ - قال حتی انظر ما یاتیی من ربی فجاء الوحی من عند اللہ قل یاایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون الخ

وانزل اللہ قل افغیر اللہ تامرونی ایھا الجاھلون

ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین - اللہ فاعبد و کن من الشکرین -

واخرج مسلم والبیھقی فی سننہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراء فی رکعتی والفجر قل یاایھا الکفرون -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ - سورہ کفرون - مکی ہے - طبرانی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے - کہ قریش نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہم آپ کو اتنا مال دیتے ہیں - کہ آپ مکہ میں سب سے بڑے دولتمند ہو جائیں اور جس عورت کو آپ پسند کریں اس کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیتے ہیں - یہ سب کچھ آپ لیں اور ہمارے معبودوں کی برائی بیان کرنے سے رک جائیں اور ان کو بدی کے ساتھ یاد نہ کریں - اور اگر یہ بات آپ کو منظور نہیں - تو ہم ایک اور بات پیش کرتے ہیں اور اس میں آپ کی بہتری ہی ہے آنحضور نے فرمایا - بتاؤ وہ کیا ہے - تو کہنے لگے ایسا کرو - کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کی پوجا کرو اور پھر ایک سال ہم آپ کے معبود کی پرستش کریں گے - حضرت نے فرمایا - ٹھہر جاؤ اس کا جواب میں خدا سے پاکر تمکو بتلاؤنگا پس یہ وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے میرے منکرو الخ اور یہ آیت نازل ہوئی قل افغیر اللہ الخ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان کو کہدو کہ اے جاہلو کیا تم مجھے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوائے کسی اور کی عبادت کروں

اور تجھ پر اور تجھ سے پہلوں پر یہ وحی نازل ہو چکی ہے کہ اگر تو خدا کے ساتھ شرک کریگا تو تیری تمام محنت بے کار جاوے گی اور تو نقصان پانے والوں میں سے ہوگا بلکہ ایک اللہ ہی معبود ہے - اسی کی عبادت کر اور قدر دانوں میں سے بن -

---

مسلم اور بیہقی نے اپنی کتاب میں حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قل یاایہا الکفرون اور سورہ اخلاص پڑھی تھی ؎

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فجر کی دو رکعت سنتوں کے [illegible] مغرب کی دو رکعت سنتوں میں بھی [illegible] بیس ۲۰ پچیس ۲۵ [illegible] اس میں [illegible] کفر سے بے زاری پورے طور پر ظاہر کی گئی ہے - اڈیٹر

؎ حضرت مولوی صاحب کی تالیف عربی میں ہے - ترجمہ میں نے خود کیا ہے - لیکن مولویصاحب موصوف کو دکھا لیا گیا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علم الابدان

یہ مضمون لکھ کر مین مشورہ کے واسطے حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ جس پر انہون نے مفصلہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے ہین۔

مین امید کرتا ہون۔ محمد صادق صداقت سے اس کو نبھائین گے۔ کیونکہ وہ طبی درس کیوقت اکثر آ بھی جاتے ہین اور میری بعض باتون کو میرے سامنے لکھ لیتے ہین۔ اللہ تعالے ان کو توفیق دے کہ روحانی اور جسمانی امراض کے مشورہ مین اللہ تعالے کی رضامندی حاصل کرلین۔ نور الدین

سب حمد اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی کتاب قرآن شریف کے ذریعہ سے انسان کے واسطے نہ صرف روحانی شفا کا ذخیرہ عطا فرمایا بلکہ جسمانی صحت کے قواعد بھی باندھ دئے۔ جس کی مثال مین وضوء اور غسل کے لوازم ظاہر ہین اور صلوٰۃ اور سلام اس نبی کریم پر ہو۔ جس نے علم الادیان کے ساتھ ہی علم الابدان کی طرف بھی بنی آدم کو توجہ دلائی۔ اور خدا کی ہزارون رحمتین اور نصرتین اس آدمِ ثانی کے شاملِ حال ہون۔ جس کو خدا تعالیٰ نے نہ صرف ظاہر طور پر علم الابدان عطا فرمایا۔ بلکہ باطنی رنگ مین بھی اس کو اپنی یا دوسرون کی علالت کے وقت بارہا شفا دینے والے نسخون سے اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے مطلع فرمایا ہے۔ چنانچہ ناظرین حضرت امام کی کتابون اور رسالون مین اس کا ذکر پڑھ چکے ہین۔ اور اخبارون کے واسطے ڈائری لکھتے ہوئے مجھے بارہا خیال آیا کہ ان نسخون کو ایک جگہ جمع کرلیا جائے۔ جو وقتاً فوقتاً حضرت کی مجلس مین سنے جاتے ہین۔ مجھے یہ بھی خیال گذرا کہ ایک اخبار مین ایک طبی کالم کھولا جاوے۔ جس مین طب کے متعلق مفید عام باتین حضرت مسیح موعود سے سنی ہوئی یا حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سے سنی ہوئی یا دیگر کتب وغیرہ سے دیکھی ہوئی درج کر دی جایا کرین بعض دوستون نے بھی اس امر کی تحریک کی ہے کہ اخبار مین طبی مضامین کے واسطے ایک کالم کا ہونا ضروری ہے۔ ان سب باتون کو مدنظر رکھ کر اس سال اخبار مین کم و بیش ایک کالم ایسے مضامین کے واسطے رکھا جاتا ہے۔ ناظرین کو اختیار ہوگا کہ طب کے متعلق کوئی سوال یا کسی بیماری کے واسطے کوئی علاج ایڈیٹر سے دریافت کرین۔ جس کا جواب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سے پوچھ کر درج اخبار کیا جائیگا۔

قبل ازین اخبار مین طبی امور کی دلچسپی کا حصہ اس سے بڑھ کر نہ تھا۔ کہ دوائیون کے چند ایک اشتہار اخبار مین درج ہوتے رہے۔ لیکن ان کے ذمہ وار مشتہرین خود تھے۔ اور ان کے مضامین مین ایڈیٹر کا کوئی تعلق دخل نہ تھا اور اب ناظرین اس اخبار مین دیکھتے ہون گے۔ کہ وہ بھی درج نہین ہوئے۔ تمام دوائیون کے اشتہارات کو سردست بند کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مفصل ذکر کسی آیندہ اخبار مین کیا جاویگا۔

سب سے پہلے مین اس جگہ **شہد** کے افعال اور خواص کو مختصراً لکھتا ہون۔ کیونکہ اللہ تعالے نے اپنی پاک کتاب مین اس کی تعریف فرمائی ہے اور لکھا ہے۔ کہ **فیہ شفاءٌ للناس**۔ اس مین لوگون کے واسطے شفا ہے۔

(۱) جلا کرتا ہے اور (۲) سُدّون کو کھولتا ہے اور (۳) لیسدار بلغم کو چھانٹتا ہے اور (۴) رطوبت ردی کو دفع کرتا ہے اور (۵) جلندر اور استرخا اور ہر قسم کے ریاح کو زائل کرتا ہے اور (۶) پیشاب و حیض و دودھ کو خوب جاری کرتا ہے اور (۷) مثانہ و گردہ کی پتھری توڑتا ہے اور (۸) معدہ و جگر کو قوت بخشتا ہے اور (۹) صدر و سینہ کو پاک کرتا ہے اور (۱۰) جالینوس کے نزدیک سرد بیماریون کے لئے اس سے بہتر کچھ چیز نہین ہے۔ اور (۱۱) اگر شہد مین چند قطرہ پانی اور رتی بھر قلمی شورہ ملا کے کان مین ڈالین کان بھنبھنانے اور دھمدھمانے کو یعنی دوی وطنین کو بہت مفید ہے ... (غیر سمی یا محض شفا)

ضروری ہدایتین

خط و کتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکھین۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے۔ مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے اسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے۔ لیکن جہان اور مدات کا چندہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجین اور تفصیل ساتھ دین۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کرین مگر مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجین۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدہ داران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کرین بلکہ صرف عہدہ پر کرین جیساکہ اوپر ہدایت کیگئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جاتے ہیں ... جن کا نتیجہ عموماً ... ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا ... المعلن - محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

وصیت ۹۵

(۱) منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم وائین عرف کشمیری ساکن موضع سیکھوان تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہون ۔ مین اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۳) اور انھون نے جو رسالہ الوصیۃ بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے مین نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے ۔ مین ان ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے اور ایسا ہی میر ورثا ر میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ۔ اراضی قریباً دس گھماؤن بعوض مبلغ صہ روپیہ کے واقع سیکھوان تحصیل گورداسپور بشراکت جمال الدین و خیرالدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن با قبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دارالامان بشراکت برادران مذکور ہمارا ہے بحصص مساوی مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہین غرب شارع شام اور چھپڑ فراخ مشرق مین اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبدالعزیز پٹواری حلقہ سیکھوان ۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا مین مظہر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازین مبلغ صہ روپیہ نقد بھی ہین ۔ اس میری جایداد مستحقہ مین میرا کوئی شریک اور جایداد مذکورہ جو پیدا کردہ ہے ۔ آج کی تاریخ سے جایداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری جایداد مذکورہ مین سے ⅕ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جایداد کو میری جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے اور وہ اس کو فروخت کرے یا نکرے تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ اس جایداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جایداد ثابت ہو تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ یعنے پانچوین حصہ کی میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی جماعت پڑھے ۔ میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کرین اگر وہان کوئی روک پڑے تو ان کے حکم تعمیل کرین نہین خواہ روک ڈالین خواہ نہ کرین میری وصیت مین یہ امر مخل نہین ہے ۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا ہون ۔ فقط۔

گواہ شد

عبدالعزیز پٹواری احمدی ۔ بقلم خود

گواہ شد

جمال الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

العبد

امام الدین ولد محمد صدیق صاحب قوم وائین ساکن سیکھوان

گواہ شد بقلم خود

خیرالدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی ہرسیان ضلع گورداسپور

وی پی آتے ہین ۱۹۰۷ء کی قیمت اخبار کی وصولی کیلئے اخبار بذریعہ وی پی ارسال ہوگا جو لوگ وی پی واپس کرین ان کے نام آیندہ سال اخبار بند کیا جاویگا ۔ اطلاعاً تحریر ہے ۔ مینجر

سلسلۂ حقہ کے نئے ممبر

خلاصۂ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

منشی دین محمد ولد شیخ امیر بخش صاحب ۔ امرتسر

الہ دین صاحب ولد شاہ محمد صاحب ساکن جوڑیان خورد ضلع سیالکوٹ

آلہی بخش صاحب ولد کملا صاحب کشمیری ساکن جہلم

برکت علی خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت ساکن کریام ۔ ضلع جالندہر

صوبہ خان صاحب ولد جلال خان صاحب 〃 〃 〃

ولی محمد خان صاحب ولد غلام محمد خان صاحب 〃 〃 〃

ہیرا ولد سائین صاحب ساکن کتھیان ضلع سیالکوٹ

غلام حسن صاحب ولد شمس الدین صاحب 〃 〃 〃

نظام دین صاحب ولد شاہدین صاحب 〃 〃 〃

ابراہیم صاحب ولد قدر دار صاحب 〃 〃 〃

مولاداد صاحب ولد ذوالفقار صاحب 〃 〃 〃

امام الدین صاحب ولد حویلی صاحب 〃 〃 〃

اللہ دتا صاحب ولد مہتاب الدین صاحب 〃 〃 〃

ناظر صاحب ولد غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 〃

احمد علی صاحب ولد غلام احمد صاحب 〃 〃 〃

حیات صاحب ولد رانجھا صاحب 〃 〃 〃

جواہر صاحب ولد داد صاحب ۔ جٹ 〃 〃 〃

اسماعیل صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن لنگولا 〃 〃

سردار صاحب ولد نکھو صاحب 〃 〃 〃 〃

آلہی بخش صاحب ولد کالو صاحب 〃 〃 〃 〃

فضلدین صاحب ولد بھاگ صاحب 〃 〃 〃 〃

فضلدین صاحب ولد خفا صاحب 〃 مانگہ 〃 〃 〃

نواب دین صاحب ولد نکھو صاحب 〃 〃 〃 〃

رسول بخش صاحب ولد داد صاحب 〃 〃 〃 〃

شادی صاحب ولد گلاب صاحب 〃 〃 〃 〃

سلطان صاحب ولد گلاب صاحب 〃 〃 〃 〃

نواب الدین صاحب ولد داؤن صاحب 〃 〃 〃 〃

امام الدین صاحب ولد جیوا صاحب ساکن چانگریان

منشی عبدالمجید ولد امام الدین صاحب ساکن سیالکوٹ

محمد ابراہیم صاحب ولد عبدالعزیز صاحب ساکن پنڈھی ریاست کپور تھلہ

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء عـــ ۱۸۵ محمد بخش صاحب ۶/۱۲
۱۰ " " " عـــ ۱۳۰۷ اعجاز حسین صاحب سے/
۱۰ " " " عـــ ۱۳۰۴ محمد عبد اللہ صاحب ۸/
۱۱ " " " عـــ ۱۳۲۵ گوہر علی صاحب سے/
۱۲ " " " عـــ ۷۱۹ احمد الدین صاحب عہ/
۱۲ " " " عـــ ۱۲۶۵ غلام حیدر صاحب سے/
۱۲ " " " عـــ نامعلوم عمر الدین صاحب سے/
۱۲ " " " عـــ عبد العلیم صاحب ۶/۱۲
۱۲ " " " عـــ ۳۱۵ علی محمد صاحب ۶/۱۲
۱۳ " " " عـــ ۱۲۷۳ محمد حسین صاحب ۸/
۱۳ " " " عـــ ۱۹۰ طفیل حسین صاحب ۶/۱۲
۱۴ " " " عـــ ۳۰۷ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب للعہ
۱۴ " " " عـــ ۵۰۱ عبد الحکیم خان صاحب ۶/۱۲
۱۴ " " " عـــ ۱۳۶۰ غلام مرتضیٰ صاحب سے/
۱۵ " " " عـــ ۸۴۷ مولوی صفدر حسین صاحب ۶/۱۲
۱۵ " " " عـــ ۱۳۱۴ محمد جعفر خان صاحب ۸/
۱۵ " " " عـــ ۱۲۹۳ محمد صدیق صاحب عا/
۱۶ " " " عـــ ۱۲۱ محمد حسین صاحب ۸/
۱۷ " " " عـــ ۱۲۶۳ مبارک علی صاحب سے/
۱۷ " " " عـــ ۷۸۱ محمد صدیق صاحب ۶/۱۲
۱۷ " " " عـــ ۱۳۶ محمد رضوی صاحب سے/
۱۷ " " " عـــ ۸۵ مولا بخش صاحب ۶/۱۲
۱۷ " " " عـــ ۱۳۴۸ محمد جان صاحب سے/
۱۸ " " " عـــ ۷۸ قادر علی صاحب ۶/۱۲
۱۸ " " " عـــ ۱۳۰ فتح حسین صاحب ۶/۱۲
۱۹ " " " عـــ ۵۲۷ عبد الرحمان صاحب سے/
۲۰ " " " عـــ ۱۳۵۴ عبد الحق صاحب سے/
۲۰ " " " عـــ ۱۸۶ احمد الدین صاحب ۶/۱۲
۲۰ " " " عـــ ۹۲ عبد الشکور صاحب ۶/۱۲
۲۲ " " " عـــ ۱۵۹ امر الٰہی صاحب ۶/۱۲
۲۲ " " " عـــ ۱۲۴۲ حشمت الدین صاحب ۱۰/
۲۳ " " " عـــ ۵۹۸ چودھری اللہ دتا صاحب ۱۰/
۲۳ " " " عـــ ۱۲۱ مرزا غلام رسول صاحب صہ/
۲۴ " " " عـــ ۱۳۴۵ اکبر علی صاحب سے/

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء عـــ ۵۰۴ الٰہی بخش صاحب ۶/۱۲
۲۹ " " " عـــ ۱۳۶۵ الٰہ یار صاحب عہ/
۳۰ " " " عـــ ۴۷۲ امام الدین صاحب ۱۲/
۳۰ " " " عـــ ۳۰۸ اللہ داد صاحب ۸/
۳۱ " " " عـــ ۹۴۶ نور الدین صاحب ۸/
۳۱ " " " عـــ ۱۱۳۸ محمد اکرم صاحب عا/
۳۱ " " " عـــ ۷۱۹ احمد الدین صاحب ۱۲/
۳۱ " " " عـــ ۷۴۳ خیر الدین صاحب ۸/
یکم جنوری ۱۹۰۷ء عـــ ۱۳۶۶ خواجہ عزیز الدین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۲۳۲ سید حامد شاہ صاحب سے/
" " " عـــ ۶۸۷ میر طفیل حسین صاحب عہ/
" " " عـــ ۱۳۶۷ شیخ مولا بخش صاحب سے/
" " " عـــ ۱۰۸ مولوی غلام حسین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۳۶۸ مولوی محمد دین صاحب عا/
" " " عـــ ۱۳۶۹ الٰہی بخش صاحب سے/
" " " عـــ ۳۳۰ عبد الرحمان صاحب سے/
" " " عـــ ۵۹۸ عبد الواحد صاحب عا/
" " " عـــ ۱۲۹۳ نور احمد صاحب ۸/
" " " عـــ ۱۷۵ میر عابد علی شاہ صاحب عا/
" " " عـــ ۷۲۰ جلال الدین صاحب ۶/۱۲
" " " عـــ ۹۷ محمد بخش صاحب سے/
" " " عـــ ۷۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳/
" " " عـــ ۱۶۰ عطا محمد صاحب ۶/۱۲
" " " عـــ ۲۸۱ یعقوب خان صاحب سے/
" " " عـــ ۱۲ عبد الرشید صاحب سے/
" " " عـــ ۲۷۱ مسیح اللہ صاحب سے/
" " " عـــ ۲۰۳ میر احمد شاہ صاحب سے/
" " " عـــ ۲۸۶ میر جمال الدین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴ نور محمد صاحب سے/
" " " عـــ ۲۱۳۷ محمد قاسم صاحب سے/
" " " عـــ ۱۵۹ غلام حیدر صاحب ۸/
" " " عـــ ۱۷۷ میراں بخش صاحب سے/
" " " عـــ ۳۰۲ غلام محمد صاحب سے/
" " " عـــ ۱۹ محمد حسین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۹۰ طفیل احمد صاحب سے/
" " " عـــ ۳۶۱ عبد المجید صاحب سے/
" " " عـــ ۳۲۲ صادق حسین صاحب سے/

یکم جنوری ۱۹۰۷ء عـــ ۱۴۱۶ اکرم علی خان صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴۱۷ چراغ الدین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴۱۸ ولی احمد صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴۱۹ محمد ابراہیم صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴۲۰ مہر الدین صاحب سے/
" " " عـــ ۱۴۲۱ فتح محمد صاحب سے/
" " " عـــ ۸۸۹ عبد العزیز صاحب ۶/۱۲

ضرورت

(۱) مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہون۔ تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دی جاوے گی۔ اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے۔ وہ شخص جہان سے آوین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ برابر ایک سال رہین دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

(۲) مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے۔ ایک سے دس ہل تک کے واسطے مین زمین دے سکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشتکاری دی جاوے گی۔ مکانات اور آلات کشاورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دون گا۔ زمین قریباً چاہی اور بہت سی کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس سے زاید اگر کوئی بات قابل دریافت ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ احمدی ہون۔

جبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ (ریاست کپورتھلہ)

درخواست جنازہ شیخ فتح محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھانہ سوپور علاقہ کشمیر کی بیوی فوت ہوگئی ہے لہذا احمدی برادران غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں اور دعا کرین کہ اللہ اس کی مغفرت کرے۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ از حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کیصورت مین شائع کیا ہے۔	ہر
نور الدین ۔ مصنفہ مولوی صاحب موصوف۔	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب آیات قرآنی کی تفسیر بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ اور تیرچن چھپوائی گئی	۸ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے۔ کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین۔ قابل دید کتاب ہے۔ ضرور ملاحظہ فرماوین۔ قیمت حصہ اول ۳ر دوم ۶ر سوم ۷ر چہارم ۸ر	عمر
لغات القرآن حصہ اول مؤلفہ عبد المحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو مین مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے	عہر
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون پہ دیا۔	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی		ار
الذکر ۔ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الہی	
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمن ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصار موسے مصنفہ بابو الہی بخش صاحب۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القا مین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانت القرآن عن وسواس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	
سر الشہادتین ۔ مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	دربارہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب	ار

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱ ۳/۴
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲ ½	۱ ⅛
فی سطر	۸	۴ ½	۳ ½	۱	۲ر

خط و کتابت کے وقت تمام خریداران کو چاہئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط مین ضرور دیا کرین۔ بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ لکھدیا کرتے ہین یہ نمبر خریداری نہین ہے بلکہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے۔ نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دین ان کو چاہئے۔ کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کرین تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو۔

بلال پریس بٹالہ میں میان معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا